شرم وحیا
ایک گمشدہ خزانہ

مصنف

ابوحمزہ محمد عمران مدنی

ناشر :جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر کراچی

نام کتاب: شرم وحیا ایک گمشدہ خزانہ

مصنّف: ابوحمزہ محمد عمران مدنی

نظر ثانی وتصحیح: حضرت علامہ مفتی محمد عطاالله نعیمی حفظہ الله تعالی

سن اشاعت : جمادی الاوّل ۱۴۳۹ھ/فروری 2018ء

سن اشاعت نمبر: 286

تعدادِ اشاعت: 5000

ناشر: جمعیت اشاعت اہل سنت (پاکستان)
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ **www.ishaateislam.net** پر موجود ہے

پیش لفظ

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الكريم

ایمان اور حیاء ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں، حیاء اسلامی اخلاق ہے، سب سے پہلے جو چیز اُٹھائی جائے گی وہ حیا اور امانت کا باعث ہے۔ جس بچے میں حیاء اور خوف ہوگا اس سے ہدایت کی امید کی جاسکتی ہے۔

جب حیاء نہ رہے تو عیش وعسرت اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ حیاء فوت ہوجائے تو خیر کی توقع نہیں رہتی، کیا گیا: اذا فاتك الحياء فافعل ماشئت ، (جب تیری حیاء فوت ہو جائے جو چاہے کر) بے حیاء باش ہرچہ خواہی کن (بے حیاء ہو جا جو چاہے کر) حیاء گناہوں سے بچنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، حیاء کی وجہ سے بندہ اُن تمام کاموں سے رُک جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اور عوام المسلمین کے ہاں بُرے ہیں۔ معاشرے میں جب حیاء کی قلت ہوجائے تو بے حیائی بڑھ جاتی ہے۔ جب فحاشی ،عریانی عام ہوجائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ حیاء کی قلت ہوچکی ہے۔

پیدائشی طور پر حیاء ہر انسان کو عطا کی گئی ہے اس میں اُس کے کسب کا کوئی دخل نہیں، یہ انسان کے اخلاق سے ہے، دوسری قسم وہ ہے جو اہلِ ایمان کے ساتھ خاص ہے، حیاء کی یہ قسم ایمان کی اعلیٰ ترین خصوصیات میں سے ہے، اسی لئے اسلام نے حیاء کا حکم دیا ہے ، چنانچہ حدیث شریف میں ہے :اللہ تعالیٰ سے پوری حیاء کرو جیسا کہ حیاء کا حق ہے۔(سنن الترمذی)

بے حیائی ، بے شرمی ،فحاشی ،عریانی کا جو دور دورہ فی زمانہ ہے پہلے کبھی نہ تھا۔ اسلام دشمن قوتیں اہلِ اسلام میں بے حیائی ، بے شرمی کی ترویج کے لئے کوشاں ہیں۔ اس

طرح مسلمان جو ایک بے حیاء قوم تھی ،اب شرم وحیاء کا دامن چھوڑ کر فحاشی اور عریانی کی دلدادہ ہوتی جارہی ہے، پھر اسے حکومتی سرپرستی بھی حاصل ہے۔ اسی لئے ضروری ہے بے شرمی اور حیائی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھا جائے اور زیرِنظر رسالہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جسے جامعۃ النور کے مدرس اور دارالاِ فتاء کے مفتی حضرت علاّمہ مفتی محمد عمران مدنی زید مجدہٗ نے بڑی محنت سے ترتیب دیا ہے۔

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) نے اسے اپنے سلسلہ اشاعت کے 286 ویں نمبر پر شائع کر کے مسلمانوں میں فحاشی وعریانی کو پھیلنے سے روکنے کی ایک سعی کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مؤلف اور اراکینِ جمعیت کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے اہلِ اسلام کے لئے نافع بنائے۔

آمین

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم حدیث وافتاء جامعۃ النور

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان)

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

﴿مقدمہ﴾

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ میڈیا ذرائع مَثَلاً ریڈیو، ٹی وی کے مختلف چینلز اور مُتعدّد رسائل اوراَخبارات بے حیائی کوفُر وغ دینے میں مصروف ہیں جس کی بناء پر ہمارامُعاشَرہ فَحّاشی، عُریانی و بے حیائی کی آگ کی لپیٹوں میں آچکا ہے بالخصوص نئ نسل اَخلاقی بے راہ روی وشدید بدعملی کا شکار ہے، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز اورتہواروں کی کثرت ہوگئی ہے اکثر گھر سینما گھر بن چکے ہیں گویا کہ ایسا دَور آچکا ہے کہ ہرکوئی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر معاذ اللہ جہنم میں گرنا چاہتا ہے، اس تباہی اور بربادی کا اندازہ خوشی کے موقع پر منعقد کردہ تقاریب میں ہوتا ہے کہ اگر کسی کے پاس مال ودولت کم ہے تو صرف فلمی گانوں کی ریکارڈنگ فنکشن میں لگاتا ہے، جو کچھ مال دار ہوتا ہے وہ ان تقاریب میں مُووی بھی بنواتا ہے اور جو کچھ زیادہ مالدار ہوتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ رقم خرچ کرتا ہے پیشہ ورگلوکاراورگلوکارہ کو، کامیڈین کو بلواکر ڈانس پارٹی، بیہودہ باتوں کی مجلس گرم کی جاتی ہے، مردوعورت مُوسیقی کی دُھن پر بے ڈھنگے پن سے ناچتے، گاتے ہیں، مہمان خوب اُودھم مچاتے، بیہودہ فقرے کستے، مزید اس پر ہنستے، قہقہے لگاتے اورزورزور سے تالیاں اورسیٹیاں بجاتے ہیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا شرم وحیاء کا جنازہ نکل چکا ہے ہرجگہ شرم وحیاء کا قتلِ عام اور بے حیائی کی دھوم دھام ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ یہ بے حیائی اور بے شرمی کی وباء مغرب سے مسلمانوں میں آئی ہے

، اوراس بے حیائی اور بے شرمی کومنظّم انداز میں مسلمانوں کے اندر عام کرنا یہ یہودو نصاریٰ اور ہنود وغیرہ کی ایسی سازش ہے جو آج مکمل طور پر کامیاب ہوتی نظر آرہی ہے مسلمان کس طرح مغربی انداز کواختیار کررہا ہے، کس طرح سے آنکھیں بند کرکے کافروں کی پیروی کررہا ہے یہ بات محتاجِ بیان نہیں المختصر قیامت قریب سے قریب تر آرہی ہے، حضور ﷺ کے اس فرمان کوملاحظہ فرمایئے :

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : أَوَّلُ مَا یُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْحَیَاءُ وَالْأَمَانَةُ ؛ فَسَلُوهُمَا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(مکارم الاخلاق للخرائطی ، باب فضیلة الحیاء و جسیم خطره ، ۳۱۲ ، ص : ۱۱۱)

یعنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پہلی شے جسے اس امت سے اٹھالیا جائے گا وہ حیاءاور امانت ہے پس تم ان دونوں چیزوں کا اللہ تعالی سے سوال کرو!

یقیناً وہ دور آچکا ہے، شرم وحیاء اٹھ چکی ہے، اسلام کے جس کا مزاج ومدار ہی حیاء تھا آج اس کے ماننے والے اسی وصفِ حیاء سے عاری ہو چکے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ دِینٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَیَاءُ ۔

(سنن ابن ماجه ، کتاب الزهد ، باب الحیاء ، برقم:۴۱۸۱ ، ۱۳۹۹/۲)

یعنی، بیشک ہر دین کا ایک خُلُق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلُق شرم وحیاء ہے۔

ہمیں احساس کرنا پڑے گا، وصفِ حیاء سے خود کو متصف کرنا پڑے گا نیز شرم وحیاء کا یہ پیغام حسبِ طاقت ومنصب پھیلانا ہوگا ورنہ کہیں ایسا نہ ہو بے شرمی و بے حیائی کے اس طوفان میں متاعِ ایمان ہاتھ سے نکل جائے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ بیان

کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ ، لَا يَفْتَرِقَانِ إِلَّا جَمِيعًا ۔

(المعجم الاوسط ، باب العین ، من اسمه عبدالله ، برقم : ٤٤٧١ ، ٤/٣٧٤)

یعنی، حیاء اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے جب جاتے ہیں تو دونوں ساتھ جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ ۔

(مصنّف ابن ابی شیبة ، کتاب الادب ، ما ذکر فی الحیاء ـ، برقم : ٢٥٣٥٠ ، ٥/٢١٣)

یعنی: ایمان اور حیاء آپس میں ملے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرا ازخود اٹھ جاتا ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ مسلمانوں میں بے شرمی اور بے حیائی پھیلانا یہ طاغوتی قوتوں کا ایک بڑا مشن ہے اور وہ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے آئے دن نت نئے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں، محترم قارئین! ذرا ذہن پر زور دیجیے! زیادہ عرصہ نہیں فقط ایک دہائی قبل تک 14 فروری کا دن آتا اور گزر جاتا لیکن اس دن کی کوئی خاصیت نہیں تھی نہ جانے کہاں سے وبا پھیلی کہ 14 فروری کا دن نوجوان طبقے کے لیے معاذ اللہ اسلامی عید تہوار سے بھی زیادہ اہم ہوگیا، افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان ممالک میں یہ دن بہت تزک و احتشام سے منایا جارہا ہے بازاروں میں اور تفریح گاہوں میں خاص اسی عنوان کے تحت منعقد کی گئی تقریبات میں، ہوٹلوں میں نوجوان مردوں اور عورتوں کا اِختلاط نظر آتا ہے، بدنگاہیاں اور بے تکلّفیاں، بے شرمیاں اور بے حیائیاں اپنے عروج پر ہوتی ہیں میڈیا پر خصوصی تشہیر اور پروگرام

ہوتے ہیں، میوزک کنسلٹز منعقد ہوتے ہیں، یہ تمام ہی معاملات اسلامی تعلیمات کے کس قدر منافی ہیں یہ بات ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے۔

عیاشی وشہوت پرستی نوجوانوں کے سر پر سوار ہوچکی ہے کیا بچہ کیا جوان سب بے حیائی کے سمندر میں مستغرق ہوچکے ہیں۔(الا ما شاء الله)

حضرت مدائنی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا:

مَا الْعَيْشُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ؟ قَالَ : رُكُوبُ الْهَوَى، وَتَرْكُ الْحَيَاءِ ۔

(المجالسة و جواهر العلم ، الجزء الثانی والعشرون ، برقم :٣٠٧٨ ، ٧/١٧٤)

یعنی: اے ابوجعفر! عیش کسے کہتے ہیں؟ آپ نے جواباً فرمایا: نفسانی خواہش کا انسان پر سوار ہوجانا اور انسان کا حیاء کو ترک کردینا۔

حضرت وہب بن مُنَبِّہ علیہ الرحمہ نے جو بات ارشاد فرمائی تھی ان کے اس قول کو ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی بے شرمی اور بے حیائی کے تناظر میں دیکھتے ہیں تو مستقبل کے حوالے سے مایوسی نظر آتی ہے، حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِذَا كَانَ فِي الصَّبِيِّ خُلُقَانِ الْحَيَاءُ وَالرَّهْبَةُ ، طُمِعَ بِرُشْدِهِ ۔

(حلیة الاولیاء ،فمن الطبقة الاولی من التابعین ، وهب بن منبه ، ٤/٣٥)

یعنی: جب بچے میں دو عادتیں ہوں خوف اور شرم وحیاء، تو اس کی ہدایت کی امید کی جاسکتی ہے۔

یہ تالیف ایک مقدمہ، تین ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے

پہلا باب :اِن امور پر مشتمل ہے: حیاء کی تعریف، حصولِ حیاء کا طریقہ، حیاء کی ضرورت واقسام، شرم وحیاء کا حق کیسے ادا ہو؟ شرم وحیاء سے متعلق بعض آیات مقدسہ

اور احادیث مبارکہ، رسول اللہ ﷺ کی شرم وحیاء، بعض صحابہ اور صحابیات کی شرم وحیاء اور پردے سے متعلق بعض روایات، شرم وحیاء کے پیکر بعض بزرگوں کی ایمان افروز حکایات وغیرہ۔

دوسرا باب : فحاشی وبے حیائی کی تعریف، فحاشی وبے حیائی کی مذمت میں بعض آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ، بے حیاء وبے شرم لوگوں کے لیے تیار کردہ عذاب سے متعلق بعض روایات، شہوت کے ہاتھ برباد ہونے ایک عبادت گزار شخص کی حکایت، پردے کی اہمیت اور بے پردگی کا وبال وغیرہ۔

تیسرا باب : ویلنٹائن ڈے کی حقیقت، ویلنٹائن ڈے اور مسلمانوں کا طرزِ عمل، محبت کا اعلان یا بے شرمی وبے حیائی کا اظہار؟، نیک آدمی کے نام عشق بھرا خط اور اس کا جواب، عشق ومحبت کے نام پر دیئے گئے تحائف کا حکم، اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب کو نہ کر، دل پر قابو رکھو! بدنگاہی سے بچنے کا ایک انعام، آنکھیں خیانت کیسے کرتی ہیں؟، شیطان کا خطرناک ہتھیار، مردوں کے لیے سب سے خطرناک فتنہ، عورت مرد کے لیے آزمائش ہے، شادی شدہ افراد کا غیر سے عشق ومحبت، میاں بیوی میں جھگڑا کرانا حرام ہے، شیطان کا **مقرّب**، مطلوب پالینے والا ایک محروم عاشق

خاتمہ : عشق کسے کہتے ہیں؟ پاکدامن عاشق کا مقام، مغفرت یافتہ عاشق، عاشق جنت کا حقدار کب بنتا ہے، عشق کا آغاز وانجام ایک مختصر جائزہ: عشق مجازی میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب: شہوت کے ہاتھوں مغلوب ہوکر عشق مجازی میں حرام موت مرنے والوں کے واقعات، کنواری ماں: عشق مجازی کا بہترین علاج، اچھی صحبت کے ذریعے عشق مجازی سے چھٹکارہ، عورت کا عاشق، اللہ کا محبوب کیسے بنا؟ حرام کاری وزنا کی سزا۔

تنبیہ : پہلے باب میں ہم ان امور کو بیان کریں گے: حیاء کی تعریف، حصولِ حیاء کا طریقہ، حیاء کی ضرورت، واقسام، شرم وحیاء کا حق کیسے ادا ہو؟، شرم وحیاء سے متعلق بعض آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ، رسول اللہ ﷺ کی شرم وحیاء، بعض صحابہ اور صحابیات کی شرم وحیاء اور پردے سے متعلق بعض روایات، شرم وحیاء کے پیکر بعض بزرگوں کی ایمان افروز حکایات وغیرہ۔ فنقول و باللّٰہ التوفیق

﴾حیاء کا معنی﴿

قارئین کرام! گناہوں سے بچنے میں حیاء بہت ہی مُؤَثِّر ہے، اوّلاً ہم یہاں حیاء کا معنیٰ بیان کرتے ہیں کہ حیاء کسے کہتے ہیں: حیاء کا معنی ہے عیب لگائے جانے کے خوف سے انسان کا جھینپنا، حیاء وہ وصف ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے حیاء یہ ہے کہ اُس کی ہَیبت وجلال اور اس کا خوف دل میں بٹھائے اور ہر اُس کام سے بچے جس سے اُس کی ناراضگی کا اندیشہ ہو۔

حضرت شہاب الدّین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی کے عظمت و جلال کی تعظیم کے لئے روح کو جُھکانا حیاء ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی حیاء اسی قسم سے ہے، منقول ہے کہ حضرت اسرافیل اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے اپنے پروں سے خودکو چُھپائے ہوئے ہیں اور اسی قبیل سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی حیاء ہے جیسا کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: میں اندھیری جگہ پر غسل کرتا ہوں تو اس وقت میں اللہ تعالی سے حیاء کی وجہ سے سمٹ جاتا ہوں۔ لوگوں سے شرما کر کسی ایسے کام سے رُک جانا جو ان کے نزدیک اچّھا نہ ہو مخلوق سے حیاء کہلاتا ہے۔ مگر اس حَیاء کے اچھّا ہونے کے لئے ضَروری ہے کہ مخلوق سے حیاء کرنے میں خالق عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور نہ کسی کے حُقُوق کی ادائیگی میں وہ حیا رُکاوٹ بن رہی ہو، عام لوگوں سے شرم وحیاء کرنا دنیاوی طور پر برے سمجھے جانے امور سے بچائے گا، اور اللہ والوں سے شرم وحیا کرنا دینی بُرائیوں سے بچائے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح ،کتاب الآداب ، باب الرفق و الحیاء و حسن الخلق ، برقم : ٥٠٧٢ ، ٨/٣١٧٣ ، بتغیّرمّا)

حیاء کی تعریف از سید الطّائفہ جنید بغدادی﴿ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالی سے حیاء کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

رُؤْيَةُ الْـآلَاءِ، وَرُؤْيَةُ التَّـقْـصِيرِ، فَيَتَـوَلَّـدُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْحَالَيْنِ حَالَةٌ تُسَمَّى الْحَيَاءَ ۔(شعب الایمان ، برقم : ٧٣٤٨ ، ٥٤۔ الحیاء ، ١٠/١٨٠)

یعنی: اللہ تعالی کی نعمتوں کو دیکھنا اور اپنی کوتاہیوں کو دیکھنا پس ان دونوں کی طرف نظر کرنے سے جو حالت پیدا ہوتی ہے اس کا نام حیاء ہے۔

حیاء کی تعریف از ذوالنّون مصری: حضرت ذوالنون رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا:

الْحَيَاءُ وُجُودُ الْهَيْبَةِ فِي الْقَلْبِ ، مَعَ خَشْيَةِ مَا سَبَقَ مِنْكَ إِلَى رَبِّكَ ۔

(شعب الایمان ، ٥٤۔ الحیاء ، برقم : ٧٣٥٠ ، ١٠/١٨٠)

یعنی: حیاء یہ ہے کہ تمہارے دل میں اللہ تعالی کی ہیبت موجود رہے اس کے ساتھ ساتھ جو اعمال تم نے اپنے ربّ کے پاس آگے کے لیے بھیجے ہیں ان سے تم ڈرتے رہو!

حیاء کیسے حاصل ہو؟﴿ محمد بن فضل رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

الْحَيَاءُ يَتَوَلَّدُ مِنَ النَّظَرِ إِلَى إِحْسَانِ الْمُحْسِنِ ، ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ إِلَى جفَائِكَ إِلَى الْمُحْسِنِ ، فَإِذَا كُنْتَ كَذَلِكَ رُزِقْتَ الْحَيَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ۔

(شعب الایمان ، ٥٤۔ الحیاء ، برقم : ٧٣٥١ ، ١٠/١٨١)

یعنی: اوّلاً محسن کے احسان کی طرف نظر کرنے پھر محسن کے ساتھ جو تم نے جفاء کی ہے اس کی طرف نظر کرنے سے حیاء پیدا ہوتی ہے پس جب تم اسی حالت پر رہو گے تو ان شاء اللہ تمہیں حیاء کی نعمت عطا کر دی جائے گی۔

حیاء کیوں ضروری ہے؟﴿ حضرت ابن عطاء علیہ الرحمہ نے فرمایا:

مَـا نَـجَا مَنْ نَجَا إِلَّا بِتَحْقِيقِ الْحَيَاءِ ۔قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ

یَرٰی﴾(العلق:۱۴)(شعب الایمان ، ۵۴۔ الحیاء ، ۱۰/۱۸۰)

یعنی: جس نے بھی نجات پائی ہے اس نے حیاء کے متحقق ہونے کے سبب نجات پائی ہے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی﴾(العلق:۱۴)

یعنی: کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

حیاء کی اقسام﴾ جان لیجیے کہ حیاء کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ حیاء جو خلقی اور فطری ہو اس میں انسان کے کسب کا دخل نہیں ہوتا اور یہ ان اخلاق میں سے ہے جو اللہ تعالی اپنے بندے کو عطا فرمایا ہے جس پر اللہ تعالی بندے کو پیدا فرماتا ہے۔

دوسری قسم: وہ حیاء جو کسبی ہوتی ہے یہ اللہ تعالی کی معرفت سے، اس کی عظمت کی معرفت سے، اس بات کا علم رکھنے سے کہ وہ بندوں سے کس قدر قریب ہے اور بندوں کے احوال پر مطلع ہے اور اس بات کا علم رکھنے سے کہ اللہ تعالی خیانت والی آنکھ سے اور جو باتیں سینوں میں پوشیدہ ہے ان سب کا علم رکھتا ہے۔ یہ حیاء ایمان کی اعلیٰ ترین خصوصیات میں سے ہے بلکہ مقامِ احسان کے اعلیٰ ترین درجات میں سے ہے۔

بہرحال وہ کمزوری اور عجز جو اللہ تعالی کے یا بندوں کے حقوق میں کی ادائیگی میں کوتاہی کو لازم کرے تو یہ حقیقتاً حیا نہیں ہے بلکہ یہ تو کمزوری، خواری، اور ذلّت ہے۔

(جامع العلوم و الحکم ، الحدیث العشرون ، ۲/۔۵۹۸۔۵۹۹)

حیاء کے احکام﴾ حیاء کبھی فرض وواجب ہوتی ہے جیسے کسی حرام وناجائز کام سے حَیاء کرنا کبھی مُستحب جیسے مکروہِ تنزیہی سے بچنے میں حیاء، اور کبھی مُباح (یعنی کرنا نہ کرنا یکساں) جیسے کسی مُباحِ شَرعی کے کرنے سے حیاء۔

(مرقاۃ المفاتیح ،کتاب الآداب ، باب الرفق و الحیاء و حسن الخلق ، برقم : ۵۰۷۲ ، ۸/۳۱۷۳

بتغیّرمّا)

شرم وحیاء کا حق کیسے ادا ہو؟﴾ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الحَيَاءِ ۔قَالَ :قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَسْتَحْيِي وَالحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ :لَيْسَ ذَاكَ، وَلٰكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَالبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْتَذْكُرِ المَوْتَ وَالبِلَى، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الحَيَاءِ ۔

(سنن الترمذی ، ابواب صفۃ القیمۃ، باب ،برقم : ۲۴۵۸ ، ۴/۶۳۷)

یعنی: اللہ تعالی سے یوں حیاء کرو جیسا کہ حیاء کا حق ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بیشک ہم اللہ تعالی سے حیاء کرتے ہیں، اور تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے، لیکن اللہ تعالی سے حیاء کا حق یہ ہے کہ تم سر کی اور اس میں موجود چیزوں کی اور پیٹ کی اور اس کے ارد گرد کی اشیاء کی حفاظت کرو! اور موت کو اور قبر میں گلنے سڑنے کو یاد رکھو! اور جو آخرت کا ارادہ رکھتا ہے وہ دنیا کی زینت کو ترک کردے۔ پس جس نے ایسا کرلیا پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالی سے حیاء کرنے کا حق ادا کردیا۔

﴿شرم وحیاء سے متعلق بعض قرآنی آیات﴾

ہمارا ربّ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں سے کیا فرما رہا ہے ملاحظہ کیجیے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾(النور: ۲۴/۳۱۔۳۰)

ترجمہ از کنز الایمان :مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے، بے شک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے۔اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔

﴿وَلَا يَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِيُعۡلَمَ مَا يُخۡفِيۡنَ مِنۡ زِيۡنَتِهِنَّ﴾ (النور : ٣١/٢٤)

ترجمہ از کنز الایمان : اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسۡتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ الَّذِيۡ فِيۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا وَقَرۡنَ فِيۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَه﴾ (الاحزاب : ٣٣/٣٣-٣٢)

ترجمہ از کنز الایمان: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں! اچھی بات کہو، اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ يُدۡنِيۡنَ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ جَلَابِيۡبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ يُّعۡرَفۡنَ فَلَا يُؤۡذَيۡنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا﴾ (الاحزاب : ٥٩/٣٣)

ترجمہ از کنز الایمان: اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر

ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿رسول اللہ ﷺ کی شرم وحیاء سے متعلق بعض احادیث مبارکہ﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا إِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَا ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ ۔ (صحيح ابن حبان ، كتاب التاريخ ، باب من صفته ﷺ ، ذكر وصف حياء المصطفى ﷺ برقم : ٦٣٠٨ ، ٢١٣/١٤)

یعنی: نبی پاک ﷺ پردے میں موجود کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔

ایک روایت میں ہے:

وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَدِيدَ الْحَيَاءِ ۔

(صحيح البخاري ، كتاب تفسير القرآن ، باب قوله تعالى : لا تدخلوا بيوت النبي ﷺ ، برقم : ٤٧٩٣ ، ١١٩/٦)

یعنی: نبی پاک ﷺ بہت زیادہ حیادار تھے۔

نیز ایک روایت میں ہے :

وَكَانَ ﷺ أَشَدَّ النَّاسِ حَيَاءً ،لَا يُثَبِّتُ بَصَرَهُ فِي وَجْهِ أَحَدٍ.

(وسائل الوصول الى شمائل الرسول ﷺ ، الفصل الرابع في صفة حيائه و مزاحه ، ٢٢٩/١)

یعنی: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حیادار تھے، آپ ﷺ کسی کے چہرے پر نگاہ نہیں جمایا کرتے تھے۔

نیز ایک روایت میں ہے:

وَكَانَ ﷺ يُكَنِّي عَمَّا اضْطَرَّهُ الْكَلَامُ إِلَيْهِ مِمَّا يَكْرَهُ.

(وسائل الوصول الى شمائل الرسول ﷺ ، الفصل الرابع في صفة حيائه و مزاحه ، ٢٢٩/١)

یعنی: رسول اللہ ﷺ کو کسی ناپسندیدہ کام سے متعلق بات کرنے کی شدید حاجت ہوتی تو آپ ﷺ اسے کنایۃً اور اشارۃً بیان کرتے۔

وَکَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ ۔

(سنن الترمذی ، کتاب الطھارة ، باب الابعاد اذا اراد الحاجة ، برقم : ١٦ ،١/ ٢١)

یعنی: نبی پاک ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور کی طرف چلے جاتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

کَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ ۔

(سنن الترمذی ، کتاب الطھارة ، باب الابعاد اذا اراد الحاجة ، برقم : ١٤ ،١/ ١٧)

یعنی: نبی پاک ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے اپنے کپڑے کو اوپر نہیں کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَا نَظَرْتُ ، أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ ۔

(سنن ابن ماجه ، کتاب الطھارة و سننھا ، ١٣٧ ،باب النھی ان یری عورة اخیه ، برقم : ٦٦٢ ، ١/ ٢١٧)

یعنی: میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کی شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔

﴿شرم وحیاء سے متعلق بعض احادیث مبارکہ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ ۔

(صحیح البخاری ، کتاب الایمان ، باب امور الایمان ، برقم : ٩ ، ١/ ١١)

یعنی: ایمان کی ستّر سے زائد شاخیں ہیں، اور حیاء ایمان کی عظیم شاخ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ ۔(سنن الترمذی ، ابواب البرّ والصلة ، باب ما جاء فی الحیاء ، برقم: ٢٠٠٩ ، ٤/ ٣٦٥)

یعنی: حیاء ایمان میں سے ہے، اور ایمان جنت میں ہے اور فحش بکنا ظلم میں سے ہے، اور ظلم جہنم میں ہے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ :الْحَيَاءُ ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ ، وَالنِّكَاحُ ۔

(سنن الترمذی ، ابواب النکاح ، باب ما جاء فی فضل التزویج ، برقم: ١٠٨٠ ، ٣/ ٣٨٣)

یعنی: چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں: (١) حیاء کرنا، (٢) عطر لگانا، (٣) مسواک کرنا، (٤) نکاح کرنا۔

ایک حدیث پاک میں یہ بھی ہے: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ ۔

(سنن ابی داود ، کتاب الحمّام ، باب النھی عن التعرّی ، برقم : ٤٠١٢ ، ٤/ ٣٩)

یعنی: بیشک اللہ عزوجل حیاء کرنے والا پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیاء اور پردے کو پسند فرماتا ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ کا گزر ایک انصاری شخص کے پاس سے ہوا وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں وعظ ونصیحت کر رہا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ ۔

(صحیح البخاری ، کتاب الایمان ، باب : الحیاء من الایمان ، برقم: ٢٤ ، ١/ ١٤)

یعنی: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو! کہ بلا شبہ حیاء ایمان سے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :جَاءَ قَوْمٌ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ بِصَاحِبِهِمْ فَقَالُوا:يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّ صَاحِبَنَا هَذَا قَدْ أَفْسَدَهُ الْحَيَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :إِنَّ الْحَيَاءَ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ، وَإِنَّ الْبَذَاءَ مِنْ لُؤْمِ الْمَرْءِ۔

(المعجم الكبير ، برقم : ١٠٥٠٦ ـ ١٠/٢١٣)

یعنی: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک قوم اپنے ایک ساتھی کو لے کر نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! بلا شبہ ہمارے اس ساتھی کو حیاء نے خراب کر دیا ہے پس نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بیشک حیاء اسلام کے مشروع امور میں سے ہے اور بیہودہ بات کرنا یہ مرد کا ہلکا پن ہے۔

﴿صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا پردہ وشرم وحیاء﴾

ہم یہاں بعض ان احادیث کو ذکر کرتے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کس قدر زیادہ پردہ کا اہتمام کیا کرتی تھی اور ان میں کس قدر زیادہ شرم و حیاء ہوا کرتی تھی۔

﴿سیّدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرم وحیاء﴾

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ :كُنْتُ فِي زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْبَابِ ، فَقَالَ : يَا أُمَّ أَيْمَنَ، ادْعِي لِي أَخِي فَقَالَتْ: هُوَ أَخُوكَ وَتُنْكِحُهُ، قَالَ :نَعَمْ، يَا أُمَّ أَيْمَنَ ! فَجَاءَ عَلِيٌّ، فَنَضَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهُ ، ثُمَّ قَالَ :ادْعِي لِي فَاطِمَةَ قَالَتْ :فَجَاءَتْ تَعْثُرُ مِنَ الْحَيَاءِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اسْكُنِي، فَقَدْ أَنْكَحْتُكِ أَحَبَّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ قَالَتْ :وَنَضَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ

ﷺ فَرَأَى سَوَادًا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ :أَنَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قُلْتُ :نَعَمْ، قَالَ :جِئْتِ فِي زِفَافِ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قُلْتُ:نَعَمْ، فَدَعَا لِي ۔

(المستدرك ،ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله ﷺ برقم : ٤٧٥٢ ، ٣/١٧٣)

یعنی: حضرت اسماء بنت عُمَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی رخصتی میں موجود تھی پس جب ہم نے صبح کی تو نبی ﷺ دروازے تک آئے اور حضرت اُم اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے اُم اَیمن! رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم میرے بھائی کو بلا کر لاؤ! انہوں نے عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ نے ان کا نکاح کیا (اپنی شہزادی سے) کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں! اُم اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا! پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے پس نبی پاک ﷺ نے ان پر کچھ پانی چھڑکا پھر نبی پاک ﷺ نے حضرت اُم اَیمن سے فرمایا: فاطمہ کو بلا کر آؤ! حضرت اُم اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب آئیں تو وہ شرم وحیاء سے کانپ رہی تھیں، حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: ساکن ہو جاؤ! میں نے تمہارا نکاح اس شخص سے کیا ہے جو مجھے اپنے اہلِ بیت میں سب سے زیادہ محبوب ہے پھر نبی پاک ﷺ نے ان پر بھی کچھ پانی چھڑکا پھر رسول اللہ ﷺ واپس پلٹے تو حضور ﷺ نے اپنے آگے ایک سایہ دیکھا، تو استفسار فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اسماء بنت عُمَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی رخصتی میں آئی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پس حضور ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

﴿حالتِ احرام میں صحابیات کے پردے کا ایک انداز﴾

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں:

كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ، فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ ۔

(سنن ابی داود ، کتاب الحج ، باب فی المحرمة تغطی وجهها ، برقم : ۱۸۳۳ ، ۲/۱۶۷)

یعنی: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفرِ حج میں حالتِ احرام میں تھیں، جب ہمارے پاس سے کوئی سوار گزرتا تو ہم اپنی چادروں کو اپنے سروں سے لٹکا کر چہرے کے سامنے کرلیتیں اور جب لوگ گزر جاتے تو ہم چہرے کھول لیتیں۔

محترم قارئین کرام! غور فرمائیں کہ احرام کی حالت کہ جس میں چہرے سے کپڑا مَس کرنا منع ہے، اس حالت میں بھی صحابیات رضی اللہ تَعَالٰی عَنْہُن اس احتیاط کے ساتھ چہرہ چُھپاتی تھیں کہ کپڑا چہرے سے مَس نہ ہو اور چہرہ غیر مردوں سے چُھپا رہے۔

انصاری صحابیات کا پردہ﴾ حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (الأحزاب :۳۳/۵۹) ،خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ ۔(سنن ابی داود ، کتاب اللباس ، باب فی قوله : ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ برقم : ۴۱۰۱ ۴/۶۱)

یعنی: جب قرآن مجید کی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (الاحزاب : ۳۳/۵۹)

ترجمہ از کنز الایمان: اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔

تو انصار کی خواتین اپنے گھروں سے نکلتے وقت سیاہ چادر سے خود کو چُھپا کر نکلتیں ان کو دیکھ کر دُور سے لگتا تھا کہ گویا ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ﴾ (النور : ۲۴/۳۵۳)

ترجمہ از کنز الایمان: اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔

تو عورتوں نے اپنی تہبند کی چادروں کو کناروں سے پارہ پارہ کیا اور اُن سے اپنے چہرے ڈھانپے۔

(سنن ابی داود ، کتاب اللباس ، باب فی قوله : ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ برقم : ۴۱۰۰ ، ۴/۶۱)

﴿شہید بیٹے کی باپردہ ماں﴾

عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ ، تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا ، وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ؟ فَقَالَتْ :إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي...... الخ

(سنن ابی داود ، کتاب الجهاد ، باب قتال الروم ـ ، ۲۴۸۸ ، ۳/۵)

یعنی: راوی کہتے ہیں کہ اُمِّ خلّاد نامی ایک خاتون پردے کی حالت میں نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے جنگ میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ گئے تھے اور وہ جنگ میں شہید ہوگئے تھے، کسی صحابی نے آپ کو نقاب میں دیکھ کر کہا: اس وقت بھی آپ نے نِقاب ڈال رکھا ہے، آپ نے جواباً فرمایا: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔

قارئینِ کرام! واقعات انسانی نفسیات پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں اسی حقیقت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہم یہاں چند پاکباز باحیاء افراد کی حکایات کو بیان کرتے ہیں:

خوشبو کا راز ﴾ بَصرہ میں ایک صاحب ''مِسکی''، یعنی ''مشکبار'' کے نام سے مشہور تھے وہ خوشبو سے اتنے معطّر رہا کرتے تھے کہ جس رستے سے گزرتے وہ راستہ خوشبو سے مہک جاتا، مسجد میں داخل ہوتے تو آپ کی خوشبو سے لوگوں کو اطلاع ہو جاتی کہ حضرت تشریف لے آئیں ہیں، کسی نے ان سے کہا: جناب! آپ اتنی خوشبو استعمال کرتے ہیں اس پر آپ کی کثیر رقم خرچ ہوتی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نہ کوئی خوشبو خریدی ہے اور نہ لگائی ہے میرا واقِعہ بڑا عجیب وغریب ہے: میں بغداد کے ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ہوا، میں بہت خوبصورت اور باحیاء تھا، جب میں تعلیم سے فارغ ہوا تو کسی نے میرے والِد صاحِب کو مشورہ دیا کہ اسے بازار میں بٹھاؤ تا کہ یہ لوگوں سے گھُل مِل جائے اور اس کی حیاء کچھ کم ہو، پس مجھے کپڑے کی دکان پر بٹھا دیا گیا، ایک روز ایک بوڑھی عورت نے کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے، پھر دکان دار سے کہا کہ میرے ساتھ کِسی کو بھیج دو تا کہ جو پسَند ہوں انہیں لینے کے بعد قیمت اور بقیّہ کپڑے واپَس لائے دکاندار نے مجھے اس کے ساتھ بھیج دیا وہ عورت مجھے ایک محلّ میں لے گئی، اور مجھے ایک مُزَیَّن اور آراستہ کمرے میں بیٹھا دیا، اسی کمرے میں زیوارت سے مُزَیَّن، خوبصورت لباس میں ملبوس ایک جوان لڑکی تخت پر بچھے ہوئے خوبصورت قالین پر بیٹھی ہوئی تھی، مجھے دیکھ کر اس لڑکی پر شیطان غالِب آ گیا وہ اپنی ناجائز وحرام خواہش کو پورا کرنے کے ارادے سے میری طرف بڑھی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرے ساتھ ناجائز تعلق قائم کرنے کے دَرپے ہوگئی، میں اس حالت میں بہت گھبرا گیا میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈر! لیکن شیطان اس پر غالب آ چکا تھا جب میں نے دیکھا کہ یہ اپنے گندے ارادے سے باز آنے والی نہیں پس اس وقت میرے ذہن میں گناہ سے بچنے کی ایک ترکیب آ گئی میں نے اُس

سے کہا: مجھے اِستنجاء خانے جانا ہے اُس نے خادمہ عورتوں کو بلوا کر کہا: اپنے آقا کو بیتُ الخَلاء لے جاؤ، بیت الخلاء جاتے ہوئے بھاگ جانے کا کوئی راستہ مجھے نظر نہیں آرہا تھا مجھے اس عورت کے ساتھ منہ کالا کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ سے حَیا آرہی تھی اور مجھ پر عذابِ جہنَّم کے خوف کا غلَبہ تھا پس مجھے اس مصیبت سے بچنے کا ایک ہی راستہ نظر آیا میں نے اِستنجا خانے کی نَجاست سے اپنے ہاتھ منہ وغیرہ کو آلودہ کر لیا اور پاگلوں کی طرح باہر نکلا اور جو خادمہ باہَر رومال اور پانی لئے کھڑی تھی چیختا ہوا اس کی طرف دوڑا وہ پاگل، پاگل کا شور مچاتے ہوئے بھاگی سب خادمہ عورتیں جمع ہوگئیں اور انہوں نے ملکر مجھے ایک کپڑے میں لپیٹا اور اٹھا کر ایک باغ میں ڈال دیا میں کچھ دیر وہاں اسی حالت میں پڑا رہا جب یقین ہو گیا کہ وہ سب جا چکی ہیں تو میں نے اٹھ کر اپنے کپڑے اور بدن کو دھو کر پاک کیا اور اپنے گھر چلا گیا میں نے یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائی رات جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: تمہیں حضرت سیّدُنا یوسُف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ مُناسَبَت ہے پھر اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں!۔ تو اُنہوں نے کہا: میں جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں پھر اُنہوں نے میرے منہ اور جِسم پر اپنا ہاتھ پھیر دیا، اسی وقت سے میرے جسم سے یہ مُشک کی سی خوشبو آنے لگی، یہ خوشبو حضرت سیّدُنا جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھ کی خوشبو ہے۔ (رَوْضُ الرَّیاحِین، ص:۳۳٤)

باحیاء نوجوان ﴾ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا سُلیمان بن یَسار علیہ الرحمۃ بہت نیک اور پرہیزگار تھے، نیز آپ بہت خوبصورت و حسین تھے، سفرِ حج کے دَوران مقامِ اَبواء پر آپ اپنے خَیمے میں تنہا موجود تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھی کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا، اسی اثناء میں بُرقع

پہنی ہوئی ایک دیہاتی عورت خَیمے میں داخِل ہوگئی اُس نے چہرے سے نِقاب اُٹھادیا ، وہ بہت خوبصورت تھی وہ مجھ سے کہنے لگی: مجھے کچھ دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خیال کیا کہ شاید روٹی وغیرہ مانگ رہی ہے، اس پر وہ کہنے لگی: میں وہ چاہتی ہوں جو بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے اس کی یہ بات سن کر آپ اللہ تعالی کے خوف سے کانپنے لگے اور فرمایا: شیطان نے تجھے میرے پاس بھیجا ہے۔ یہ بات کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا سر گھٹنوں میں رکھ کر بلند آواز سے رونے لگے، یہ دیکھ کر وہ دیہاتی عورت گھبرا کر تیزی سے باہر نکل گئی، جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھی آیا اور اس نے آپ کو روتے دیکھا تو اُس نے رونے کی وجہ پوچھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ٹالنا چاہا مگر وہ بات معلوم کرنے کی ضد کرتا رہا جب آپ نے اسے سارا واقعہ سنایا تو وہ رونے لگا آپ نے اس سے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ اس نے عرض کی: مجھے اس واقعہ کو سن کر زیادہ رونا چاہیے کیوں کہ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید صَبر نہ کر سکتا پھر یہ حضرات مکّہ حاضِر ہوئے، طواف وسَعی وغیرہ سے فارِغ ہو کر حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن یَسار علیہ الرحمۃ حطیمِ کعبہ میں بیٹھے تھے کہ اُونگھ آ گئی آپ نے خواب میں ایک بہت ہی حسین وجمیل، خوش لباس لمبی قامت والے ایک شخص کو دیکھا حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن یَسار علیہ الرحمہ نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں یوسف (نبی اللہ) ہوں، انہوں نے عرض کی: یا نبیَّ اللہ! زُلیخا کے ساتھ آپ کا قَصّہ بہت عجیب ہے! حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اَبواء میں دیہاتی عورت کے ساتھ ہونے والا تمہارا واقِعہ بھی عجیب تر ہے۔

(احیاء العلوم والدین، ربع المھلکات، کتاب کسر الشھوتین، ۱۰۵/۳)

عبادت گزار کی شرم وحیاء حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں: بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار شخص تھا جو لوگوں سے الگ رہ کر عبادت کیا کرتا تھا وہ ایک طویل مُدَّت تک اپنی عبادت گاہ میں عبادت کرتا رہا۔ بادشاہ صبح شام اس کے پاس حاضر ہوتا اور اس سے حاجت وغیرہ پوچھتا تو وہ جواب میں کہتا کہ اللہ عزوجل میری حاجت کو زیادہ جانتا ہے۔ اللہ عزوجل نے اس کی عبادت گاہ پر انگور کی ایک بیل اُگا دی جس پر روزانہ انگور لگتے۔ جب اس عابد کو پیاس لگتی تو وہ اپنا ہاتھ بڑھاتا تو اس سے پانی بہہ نکلتا وہ اسے پی لیا کرتا کچھ عرصے کے بعد مغرب کے وقت ایک حسین وجمیل عورت اس عابد کے قریب سے گزری تو اسے پکارنے لگی: اے اللہ عزوجل کے بندے! عابد نے جواب میں لبیک کہا تو عورت نے پوچھا: کیا تجھے تیرا ربّ دیکھ رہا ہے؟ عابد نے کہا:

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُالْقَهَّارُ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ اَلْعَالِمُ بِمَا فِی الصُّدُوْرِ وَبَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ۔

یعنی: میرا ربّ اللہ ہے وہ قہار ہے یکتا ہے حیّ وقیّوم ہے، دلوں کے بھید جانتا ہے، اور قبروں میں مدفون لوگوں کو اٹھانے والا ہے۔

عورت نے کہا: شہر مجھ سے دور ہے (یعنی مجھے پناہ دے دو)۔ عابد نے کہا: اوپر آ جاؤ! جب وہ عورت عبادت گاہ میں داخل ہوئی تو اپنے کپڑے اتار کر برہنہ ہوگئی اور عابد کو دعوت نظارہ پیش کرنے لگی۔ اس عابد نے اپنی نگاہیں جھکا لیں اور عورت سے کہا: تو برباد ہو! اپنا جسم ڈھانپ لے! عورت بولی: اگر آج رات تو مجھ سے نفع اٹھالے گا تو تیرا کیا جائے گا؟ اس عابد نے اپنے نفس سے پوچھا: تو کیا کہتا ہے؟ نفس بولا: خدا عزوجل کی قسم! میں تو اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔ عابد اپنے نفس سے بولا: تیری ہلاکت ہو، تُو گندھک کا لباس اور آگ کے انگارے چاہتا ہے اور میری اتنے

عرصے کی عبادت ضائع کرنا چاہتا ہے، کیا تونہیں جانتا زانی کی بخشش نہ ہوگی (جبکہ وہ زنا کو حلال سمجھتا ہو) اور اسے منہ کے بل جہنم میں دھکیل دیا جائے گا، جہنم کی آگ کبھی نہ بجھے گی اور نہ ہی فنا ہوگی مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ عزوجل تجھ پر ایسا غضب فرمائے گا کہ پھر کبھی تجھ سے راضی نہ ہوگا۔ جب اس کے نفس نے اسے مزید ورغلایا تو وہ عابد بولا: میں تجھے دنیا کی ہلکی آگ پر پیش کرتا ہوں اگر تو نے اسے برداشت کرلیا تو تجھے آج رات اس عورت سے نفع اٹھانے دوں گا۔ پھر اس نے چراغ میں تیل بھرا اور اس کی بتی کو بڑا کردیا۔ وہ عورت بھی یہ سب باتیں سن رہی تھی اور عابد کا عمل دیکھ رہی تھی۔ پھر اس عابد نے اپنا ہاتھ بتی پر رکھا تو اس نے ہاتھ نہ جلایا تو وہ بتی سے بولا: کیا ہوا جلاتی کیوں نہیں؟ تو آگ نے اس کا انگوٹھا جلادیا پھر اس کی انگلیاں اور پھر اس کا ہاتھ جلا ڈالا۔ اس پر عورت نے ایک زوردار چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہوگئی۔ اس عابد نے اسے اسی کے کپڑوں سے ڈھانپ دیا۔ جب صبح ہوئی تو ابلیس ملعون نے چیخ کر لوگوں سے کہا: اے لوگو! عابد نے فلاں شخص کی فلاں بیٹی سے زنا کرکے اسے قتل کردیا ہے تو بادشاہ اپنے لشکر اور رعایا کے ساتھ سوار ہوکر آیا جب وہ اس عبادت خانے کے قریب پہنچا تو چلا کر عابد کو پکارا، عابد نے پکار کا جواب دیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ فلاں کی بیٹی کہاں ہے؟ عابد نے کہا: وہ میرے پاس ہی ہے۔ بادشاہ بولا: اسے میرے پاس بھیجو! عابد بولا: وہ تو مرچکی ہے۔ بادشاہ بولا: جب وہ زنا پر راضی نہ ہوئی تو تُو نے اسے قتل کردیا؟ پھر اس عورت کو وہاں سے اٹھالیا گیا اور عابد کو قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ وہ لوگ زانی کو آرے سے کاٹ دیا کرتے تھے اس عابد کا ہاتھ آستین میں چھپا ہوا تھا وہ انہیں اپنا قصہ نہیں بتا رہا تھا۔ پھر اس کے سر پر آرا رکھ دیا گیا اور جلادوں سے کہا گیا کہ آرا چلاؤ تو انہوں نے آرا چلادیا۔ جب آرا اس کے دماغ تک پہنچا تو اس کے منہ

سے آہ نکلی تو اللہ عزوجل نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا کہ اس سے کہو کہ یہ کچھ نہ بولے، میں اسے دیکھ رہا ہوں میرا عرش اٹھانے والے اور آسمانوں کے مکین فرشتے رو رہے ہیں، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر اس نے دوسری مرتبہ آہ نکالی تو میں آسمانوں کو زمین پر گرادوں گا۔ تو اس نے مرتے دم تک نہ ہی کوئی آہ نکالی اور نہ ہی کوئی اور بات کی جب اس کا انتقال ہوگیا تو اللہ عزوجل نے عورت کی روح واپس لوٹادی تو وہ بولی: خدا عزوجل کی قسم! یہ مظلوم تھا اس نے زنا نہیں کیا تھا میں ابھی تک کنواری ہی ہوں پھر اس نے لوگوں کو پورا واقعہ سنادیا تو انہوں نے عابد کا ہاتھ دیکھا تو وہ عورت کے بیان کے مطابق جلا ہوا تھا۔ وہ لوگ بولے: اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم ہرگز اسے نہ چیرتے جب وہ عابد دوٹکڑے ہوکر زمین پر گرگیا تو وہ عورت بھی اپنی سابقہ حالت میں لوٹ گئی، لوگوں نے ان دونوں کے لئے قبر کھودی تو قبر میں مشک عنبر اور کافور کی خوشبو پائی، جب وہ جنازہ ادا کرنے کے لئے ان کے پاس پہنچے تو آسمان سے ایک منادی نے انہیں ندا دی: ٹھہر جاؤ پہلے ملائکہ کو جنازہ پڑھنے دو۔ پھر ان لوگوں نے ان کا جنازہ پڑھا اور انہیں دفن کردیا تو اللہ عزوجل نے ان کی قبر پر یاسمین کا پودا اُگادیا اور انہوں نے ان کی قبر پر ایک تختہ پڑا ہوا دیکھا اس پر لکھا تھا کہ اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا، اللہ عزوجل کی طرف سے اپنے بندے اور ولی کے لئے میں نے اپنے عرش کے نیچے ایک منبر نصب کیا اور اپنے ملائکہ کو جمع کیا، جبرائیل علیہ السلام نے خطبہ دیا اور میں نے اپنے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ میں نے فردوس کی پچاس ہزار حوریں تیرے نکاح میں دیں اور میں اپنے فرمانبردار اور ڈرنے والے بندوں سے ایسے ہی پیش آتا ہوں۔ (بحرالدموع مترجم، ص: ۲۳۵ ۔ ۲۳۱)

آگ اثر نہیں کرتی تھی ﴾ ایک نیک آدمی کا بیان ہے: میں نے ایک لوہار کو دیکھا جو

اپنے ہاتھوں سے بھڑکتی بھٹی سے گرم لوہے کو نکال رہا تھا اپنی انگلیوں سے اُسے اُلٹ پُلٹ کر رہا تھا، میں نے اپنے دل میں کہا: یہ کوئی نیک بندہ ہے میں اس کے پاس گیا اور اسے جا کر سلام کیا، اس شخص نے مجھے سلام کا جواب دیا، میں نے اس سے کہا: اے میرے آقا: آپ کو اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو یہ مرتبہ دیا ہے آپ میرے لیے دعا کر دیں! میری بات سن کر وہ لوہار رونے لگا اور کہا: میرے بھائی! میں اللہ تعالی کے نیک بندوں میں سے نہیں ہوں جیسا کہ آپ میرے بارے میں گمان کر رہے ہیں، میں آپ کو اپنا واقعہ بتاتا ہوں، میں تو بہت گناہ گار گار، عصیاں شعار ہوں، ایک بار میرے پاس ایک عورت آئی جو بہت زیادہ حسین وجمیل تھی، اس نے مجھ سے کہا: کیا آپ اللہ کے نام پر مجھے کچھ دے سکتے ہیں؟ اس کی خوبصورتی میرا دل لے چکی تھی میں نے اس سے کہا: تم میرے ساتھ میرے گھر چلو میں تمہیں اتنا مال دوں گا جو تمہیں کافی ہو جائے گا، اس نے میری وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی پھر کچھ دیر بعد وہ روتی ہوئی دوبارہ میرے پاس آئی اور کہا: اللہ کی قسم! وقت وحالات نے مجھے تمہارے پاس واپس آنے پر مجبور کر دیا ہے، میں اسے ساتھ لے کر اپنے گھر آ گیا پھر میں نے اسے گھر میں بٹھایا اور اس کی طرف بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اس طرح کانپ رہی تھی جیسا کہ کشتی طوفانی ہواؤں میں کانپتی ہے، میں نے اس سے پوچھا: تم کس سبب سے اس قدر مضطرب ہو رہی ہو؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالی کے خوف سے کہ وہ ہمیں اس حالت میں دیکھ رہا ہے اگر تم مجھے چھوڑ دو گے اور میرے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب نہیں کرو گے تو اللہ تعالی تمہیں نہ تو دنیا کی آگ میں جلائے گا اور نہ ہی آخرت کی آگ میں جلائے گا۔ پس اس کی یہ بات سن کر میں اس کے پاس سے ہٹ گیا اور اللہ کے نام پر اپنے پاس سے جو مجھے اسے دینا تھا دے دیا پس وہ چلی گئی، اس کے جانے کے بعد مجھ پر نیند طاری ہو

گئی، میں نے خواب ایک بہت خوبصورت عورت دیکھی جو اس سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی جو میرے پاس مدد مانگنے آئی تھی، میں اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں اس لڑکی کی ماں ہوں، جو اپنی ضرورت کے لیے تمہارے پاس آئی تھی ہم آلِ رسول ﷺ ہیں اے میرے بھائی! اللہ تعالی تمہیں میری طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے، اور میری دعا ہے کہ اللہ تمہیں نہ تو دنیا میں اپنی آگ سے جلائے اور نہ ہی آخرت میں اپنی آگ سے جلائے، پس جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میں بہت خوش اور مسرور تھا پس اسی دن سے میں نے تمام ہی گناہوں کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں رجوع کرتے ہوئے توبہ کر لی۔

(الزهر الفائح فی ذکر من تنزه عن الذنوب و القبائح ایاك و الزنا، ص: ۳۲)

دوسرا باب

اس باب کے تحت ہم فحاشی و بے حیائی کی تعریف، فحاشی و بے حیائی کی مذمت میں بعض آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ، بے حیاء و بے شرم لوگوں کے لیے تیار کردہ عذاب سے متعلق بعض روایات، شہوت کے ہاتھ برباد ہونے ایک عبادت گزار شخص کی حکایت، پردے کی اہمیت اور بے پردگی کا وبال وغیرہ بیان کریں گے، فنقول و باللہ التوفیق

فحّاشی کا معنی: فحّاشی کا معنی بیان کرتے ہوئے امام محمد بن محمد خادمی حنفی متوفی: ۱۱۵۶ھ نے فرمایا: وہ امور جنہیں کھلے الفاظوں میں بیان کرنا برا سمجھا جاتا ہو انہیں اعلانیہ طور پر اذکر کرنا مثلاً جماع کی باتیں کرنا، مرد وعورت کے اعضاء مخصوصہ کا ذکر کرنا، پیشاب پاخانہ وغیرہ کی باتیں کرنا حالانکہ باحیاء و بامروت لوگوں کو کبھی کسی ضرورت کی بناء پر ان امور کے حوالے سے کلام کرنا پڑتا ہے تو وہ حتی الامکان

اشاروں، کنایوں میں ان امور کو ذکر کرتے ہیں بہرحال بے حیائی کی باتیں کرنا شرعاً ناپسندیدہ ہیں، بے حیائی وفحاشی کی بعض باتیں دیگر بعض باتوں کے مقابلے میں زیادہ بری ہوتی ہیں پس ان کی کراہت بھی اسی طور پر بڑھتی چلی جاتی ہے۔

(بريقة محمودية فی شرح طريقة محمدية ، القسم الثانی من قسمی آفات اللسان ، الحادی عشر ، الفحش ، ۳/۲۰۲)

﴿فحّاشی کی مذمّت میں بعض قرآنی آیات﴾

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ (بنی اسرائیل : ۱۷/۳۲)

ترجمہ از کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الانعام : ۶/۱۵۱)

ترجمہ از کنزالایمان: اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو اُن میں چھپی۔

﴿وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النحل : ۱۶/۹۰)

ترجمہ از کنزالایمان: اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے اور تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ دھیان کرو!

﴿فحّاشی کی مذمّت میں بعض احادیث مبارکہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ ۔

(سنن الترمذی ، ابواب البرّ والصلة ، باب ما جاء فی الفحش و التفحش ، برقم: ۱۹۷۴ ،

۳۴۹/۴)

یعنی: بے حیائی جس شے میں ہوتی ہے اسے بدنما کر دیتی ہے۔ اور حیاء جس شے میں ہوتی ہے اسے مزیّن کر دیتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا ، نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا ، نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا ، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا ، نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا ، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا ، نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِسْلَامِ ۔

(سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب ذهاب القرآن و العلم ، برقم: ۴۰۵۴ ، ۲/۱۳۴۷)

یعنی: بیشک اللہ تعالی جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیاء کو لے لیتا ہے، پس جب وہ بندے سے حیاء کو لے لیتا ہے تم اسے اس حال میں پاؤ گے کہ وہ غُصیلا ہوگا اور اللہ تعالی کے غضب کا مستحق ہوگا، پھر اُس سے امانت کو لے لیا جائے گا، پس جب اس سے امانت کو لے لیا جائے گا تو تم اسے خیانت کرنے والا خیانت کیے جانے والا پاؤ گے۔ پس جب تم اسے خیانت کرنے والا، خیانت کئے جانے والا پاؤ گے، تو اس سے رحمت کو لے لیا جائے گا۔ پس جب اس سے رحمت کو لے لیا جائے گا، تو تم اسے اس حال میں پاؤ گے وہ اللہ کی رحمت سے ردّ کر دیا جائے گا، اس پر لعنت کر دی جائے گی، پس جب اس کا یہ حال ہوگا تو اس سے اسلام کا پٹہ لے لیا جائے گا۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

قِلَّةُ الْحَيَاءِ كُفْرٌ۔(مصنّف ابن ابی شیبة ، کتاب الادب ، ما ذکر فی الحیاء ۔۔، برقم : ٢٥٣٤٩ ، ٥/٢١٣)

یعنی: حیاء کی کمی ناشکری ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی پاک ﷺ سے مرفوعاً ایک طویل حدیث پاک روایت کی ہے، اس میں عقلمند کی ایک خصلت حضور ﷺ نے یہ بیان فرمائی ہے:

لَا يُفَارِقُهُ الْحَيَاءُ ۔

(مسند الحارث ، کتاب الادب ، باب ما جاء فی العقل ، برقم : ٨٤٧ ، ٢/٨١٥)

یعنی: عقلمند کی (ایک) صفت یہ ہے کہ شرم وحیاء اس سے جدا نہیں ہوتی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

إنّ الـفُحش والتَّفَحُّش لَيسا من الْإِسْلَام فِي شَيْءٍ وإنَّ أحسَنَ النَّاسِ إِسْلاماً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً ۔(الفتح الکبیر ، حرف الھمزہ ، برقم : ٣١٨٥ ، ١/٢٩٣)

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

فإنّ اللّٰہ لَا يُحِبُّ الفحُشَ وَلَا التَّفَحُّشَ ۔

(الفتح الکبیر ، حرف الھمزہ ، برقم : ٤٣٣٥ ، ١/٤٠١)

یعنی: بیشک اللہ تعالیٰ فحش و بے حیائی کی باتوں کو، اور فحش اور بے حیائی کے کاموں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ الْفُحْشُ خَلْقاً لَكَانَ شَرَّ خَلْقِ اللّٰہِ ۔

(الفتح الکبیر ، حرف اللام ، برقم : ١٠٠٥٩ ، ٣/٤٢)

یعنی: اگر فحاشی و بے حیائی کسی مخلوق کی صورت میں ظاہر ہوتی، تو وہ اللہ تعالیٰ کی بدترین

مخلوق ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَتَخْوِينُ الْأَمِينِ وَائْتِمَانُ الْخَائِنِ ۔ (الفتح الکبیر ، حرف المیم ، برقم :١١١١٦، ٣/١٣٠)

یعنی: قیامت کی علامت میں سے ہے کہ فحش و بے حیائی کی باتیں، اور فحش اور بے حیائی کے کام ہوں گے، رشتے داریاں توڑی جائیں گی، امانت دار کو خائن قرار دیا جائے گا، اور خائن کو امین قرار دیا جائے گا۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْغَيْرَةَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَإِنَّ الْبَذَاءَ مِنَ النِّفَاقِ وَالْبَذَّاءُ :الدَّيُّوثُ ۔

(جامع معمر بن راشد ، باب الغیرة ، برقم : ١١١٦ ، ١٠/٤٠٩)

یعنی: بلاشبہ غیرت ایمان میں سے ہے، اور فحاشی و بے حیائی نفاق میں سے ہے، اور بے حیائی اور فحاشی کرنے والا دیوّث ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

الْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلَى الْفَاحِشِ أَنْ يَدْخُلَهَا ۔

(بریقة محمودیة فی شرح طریقة محمدیة ، القسم الثانی من قسمی آفات اللسان ، الحادی عشر ، الفحش ، ٣/٢٠٣)

یعنی: بے حیاء شخص پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ چار طرح کے جہنّمی کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے ہوئے وَیل وثُبُور یعنی ہلاکت مانگتے ہوں گے، ان میں ایک وہ ہوگا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہتا ہوگا، جہنمی اُس کے بارے میں سوال کریں گے:

مَا بَالُ الْأَبْعَدِ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بِنَا مِنَ الْأَذَى؟ فَيَقُولُ :إِنَّ الْأَبْعَدَ كَانَ يَنْظُرُ إِلَى كَلِمَةٍ فَيَسْتَلِذُّهَا كَمَا يَسْتَلِذُّ الرَّفَثَ ۔(حلية الاولياء، ۵/۱۶۷)

یعنی: رحمتِ الٰہی سے محروم اس شخص کا کیا حال ہے؟ یہ ہماری اِس تکلیف میں مزید اضافہ کررہا ہے۔ پس کوئی کہنے والا کہے گا: رحمتِ الٰہی سے محروم یہ شخص بیہودہ اور بے حیائی کی باتوں کو دیکھا کرتا تھا، اوران سے یوں محظوظ ہوا کرتا تھا جس طرح جماع سے لذت حاصل کی جاتی ہے۔

حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں:

ثَلَاثٌ مِنَ الْإِيمَانِ : الْحَيَاءُ ، وَالْعَفَافُ ، وَالْعِيُّ ،عِيُّ اللِّسَانِ لَا عِيُّ الْقَلْبِ ، وَلَا عِيُّ الْعَمَلِ، وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ ، وَيَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا ، وَثَلَاثٌ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا ،الْفُحْشُ، وَالشُّحُّ وَالْبَذَاءُ ، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الْآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا ۔

(جامع معمر بن راشد ، باب الحياء و الفحش ، برقم : ۲۰۱۴۷، ۱۱/۱۴۲)

یعنی: تین چیزیں ایمان میں سے ہیں (۱) حیاء (۲) عفاف (یعنی: حرام امور سے نیز لوگوں سے سوال کرنے سے رکنا) (۳) زبان کا تنگ ہونا (یعنی: کم کلام کرنا، فضول سے بچنا) دل کا تنگ ہونا، کوتاہ نظر ہونا ایمان میں سے نہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جو آخرت میں اضافہ کرتے ہیں اور دنیا میں کمی کرتے ہیں اور یہ امور جتنا دنیا میں کمی کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ یہ آخرت میں اضافہ کرتے ہیں اور تین چیزیں ایسی ہیں جو آخرت میں کمی کرتی ہیں اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں (۱) فحاشی (۲) لالچ (۳) بے حیائی کی باتیں کرنا۔ اور یہ امور جتنا آخرت میں کمی کرتے ہیں اس سے کہیں

زیادہ یہ دنیا میں اضافہ کرتے ہیں۔

حضرت شعیب بن ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے:

مَنِ اسْتَاكَ الرَّفَثَ فِي الدُّنْيَا سَالَ فِيهِ قَيْحًا وَدَمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(الجامع لابن وهب ، باب العزلة ، برقم : ۴۱۴ ، ص : ۵۳۸)

یعنی: جو بے حیائی کی باتوں سے لذّت اُٹھائے گا، بروزِ قیامت اس کے منہ سے پیپ اور خون جاری ہوگا۔

اپنی شہوت کی تسکین کے لیے بیہودہ، اور بے شرمی کی باتیں کرنے والے، فلموں، ڈراموں کے شائقین، فلمی گانے کے رسیا لوگ اس بات سے عبرت حاصل کریں!

حضرتِ ابراہیم بن مَیْسَرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

يُؤْتَى بِالْفَاحِشِ الْمُتَفَحِّشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُورَةِ كَلْبٍ أَوْ فِي جَوْفِ كَلْبٍ ۔

(احياء علوم الدين ،ربع المهلكات ، كتاب آفات اللسان ، ۱۲۲/۳)

یعنی: فحاشی اور بے حیائی کی باتیں کرنے والا اور فحاشی اور بے حیائی کے کام کرنے والے کو بروزِ قیامت کُتّے کی شکل میں لایا جائے گا۔

مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اٹھیں گے پھر محشر میں پہونچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔(مراۃ المناجیح)

اللہ تعالیٰ سے شرم کرو!!!

بے شرم و بے حیاء لوگ شائد مُعَزَّز افراد کے سامنے بے حیائی کی باتیں کرنے سے شرماتے ہوں، لیکن! مقامِ افسوس ہے کہ یہ بے حیائی کی باتیں کرتے وقت انہیں یہ

احساس نہیں رہتا کہ ربُّ العٰلمین جو کہ اکرم الاکرمین ہے وہ سب کچھ سُن رہا ہے، اس حوالے سے حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ کی یہ نصیحت ملاحظہ فرمائیں: حضرت بشر حافی علیہ الرحمہ نے فرمایا: تم دیکھو کہ تم اپنے اعمال نامے میں کیا لکھوا رہے ہو یہ نامۂ اعمال تمہارے رب کے سامنے پڑھا جائے گا، تو جو شخص بے حیائی کی باتیں کرتا ہے اُس پر افسوس ہے کہ اگر اپنے دوست کے نام کچھ لکھتا ہے تو اس میں برے الفاظ نہیں لکھتا لیکن تمہارا اپنے ربّ کے ساتھ کیسا برا معاملہ ہے۔ (تَنْبِیْهُ الْمُغْتَرِّین)

اسی حوالے سے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ملاحظہ فرمائیں! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

آثِـرُوا الْحَيَاءَ مِنَ اللّٰهِ عَلَى الْحَيَاءِ مِنَ النَّاسِ . (حلية الاولياء، فمن الطبقة الاولى من التابعين ،عبيد بن عمير رضى الله تعالى عنه، ٣/٢٦٨)

یعنی: اللہ تعالیٰ سے شرم و حیاء کرنے کو لوگوں سے شرم و حیاء کرنے پر ترجیح دو!

آنکھوں کی حفاظت کرو!!! بحیثیت مسلمان ہمارے لیے آنکھوں کی حفاظت کرنا ،حرام اشیاء کی طرف نظر کرنے سے خود کو بچانا بہت ضروری ہے، آنکھوں کی شرم و حیاء ہمارے لیے کس قدر زیادہ ضروری ہے، اس کا اندازہ نبی پاک ﷺ کے اس فرمان سے لگائیں:

"اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ" یعنی: آنکھیں (بھی) زنا کرتی ہیں۔

نیز ساتھ ہی ساتھ ملاحظہ فرمائیں کہ حرام کی طرف نظر کرنا، یہ صحابۂ کرام کے نزدیک کس قدر زیادہ برا اور ناپسندیدہ فعل تھا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

لَأَنْ أَمُوتَ ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَمُوتُ ثُمَّ أَحْيَا ثَلَاثًا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى عَوْرَةِ

أَحَدٍ، أَوْ يَنْظُرَ أَحَدٌ إِلَى عَوْرَتِى ۔(تنبيه الغافلين ، باب الحياء ، ص :٤٤٧)

یعنی: میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کی شرمگاہ کو دیکھوں یا کوئی میری شرمگاہ کو دیکھے۔

فاسق کون؟؟؟ کسی دانشور سے سوال کیا گیا: فاسق کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواباً فرمایا:

الَّـذِى لَا يَغُضُّ بَصَرَهُ عَنْ أَبْوَابِ النَّاسِ وَعَوْرَاتِهِمْ ۔ (تنبيه الغافلين ، باب الحياء ، ص :٤٤٧)

یعنی: فاسق وہ ہے جو اپنی نظروں کو لوگوں کے دروازوں اور انکے پردے کے مقام سے نہ روکتا ہو۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ ۔ (تنبيه الغافلين ، باب الحياء ، ص :٤٤٧)

یعنی: اللہ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر (جو اس شے کو دیکھے جس کی طرف نظر کرنا حرام ہے) اور اس پر جس کی طرف دیکھا جائے (اور وہ اس حرام عمل سے راضی ہو)۔

ابلیس کا تیر نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

اَلـنَّظْرُ إِلَى مَحَاسِنِ الْمَرْأَةِ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٍ فَمَنْ صَرَفَ بَصَرَهُ عَنْهَا رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا ۔

(نوادر الاصول ، الاصل الحادى والاربعون والمئتان ، فى فضيلة غضّ البصر ، ٣/١٨١)

یعنی: عورت کے محاسن اس کی حسن و جمال کے مقام کی طرف نظر کرنا ابلیس کے تیروں

میں سے ایک زہریلا تیر ہے جس نے نامحرم کی طرف دیکھنے سے اپنی آنکھ کو پھیر لیا اللہ
تعالیٰ اسے ایسی عبادت کی توفیق دے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔
جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا گیا کہ حکایات وواقعات انسانی نفسیات پر بہت گہرا اثر
ڈالتے ہیں اسی حقیقت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہم یہاں چند شہوت میں مغلوب ہو کر اپنی
دنیا و آخرت تباہ کرنے والے بعض افراد کی حکایات وواقعات کو بیان کرتے ہیں:

﴿شہوت و بے حیائی کا شکار بننے والے عبادت گذار کا انجام﴾

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار شخص تھا اُسی علاقے کے تین
بھائی ایک بار اُس عابِد کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں سفر پر جانا ہے واپسی تک ہماری
جوان بہن کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں اس عابِد نے فتنہ کے پیشِ نظر
معذرت کی مگر وہ نہ مانے بالآخر وہ تیّار ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں
گا کسی قریبی گھر میں اُس کو ٹھہرا دیجئے چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ عابِد کھانا اپنے عبادت
خانے کے دروازے کے باہَر رکھ دیتا اور وہ اٹھا کر لے جاتی کچھ دن کے بعد شیطان
نے عابِد کے دل میں ہمدردی کے انداز میں وَسوَسہ ڈالا کہ کھانے کے اوقات میں
جوان لڑکی اپنے گھر سے نِکل کر آتی ہے کہیں کسی بدکار مرد کے ہتّھے نہ چڑھ جائے،
بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے اُس کے دروازے کے باہَر کھانا رکھ دیا
جائے، اس اچّھی نیّت کا کافی ثواب ملے گا۔ چُنانچِہ اُس نے اب کھانا اُس کے
دروازے پر پہنچانا شُروع کیا۔ چندروز بعد شیطان نے پھر وسوسے کے ذَرِیعے عابِد کا
جذبہ ہمدردی اُبھارا کہ بے چاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخِر اس کی وَحشت
دُور کرنے کی اچّھی نیّت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گُناہ ہے ! یہ تو کارِ ثواب
ہے، یوں بھی تم بہُت پرہیزگار آدمی ہو، نَفس پر حاوی ہو، نیّت بھی صاف ہے یہ تمہاری

بہن کی جگہ ہے۔ چُنانچِہ بات چیت کا سلسلہ شُروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُریلی آواز
نے عابِد کے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا، دل میں ہَیجان برپا ہوا، شیطان نے
مزیداُکسایا یہاں تک کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ زنا کر بیٹھا حتّٰی کہ لڑکی نے بچّہ بھی جَن
دیا شیطان نے دل میں وَسوَسہ ڈالا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچّہ دیکھ لیا تو بڑی
رُسوائی ہو گی لہٰذا عزّت پیاری ہے تو نَومَولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے وہ ذِہنی
طور پر تیّار ہو گیا پھر فوراً وَسوَسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہی اپنے بھائیوں کو بتا دے
بس عافیّت اِسی میں ہے کہ دونوں ہی کو ذبح کر ڈال الغرض عابد نے جوان لڑکی
اور نومولود بچّے کو ذبح کر کے اُسی مکان میں گڑھا کھود کر دفن کر دیا، جب تینوں بھائی
سفر سے لوٹ کر عابِد کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ
کی بہن فوت ہو گئی ہے، میں آپ کو اس کی قبر لے چلتا ہوں پس وہ عابد انہیں قبرستان
لے گیا اور ایک قبر دِکھا کر کہا: یہ آپ کی بہن کی قبر ہے وہ دعا کر کے غمگین واپس آ گئے
رات شیطان ایک مسافِر کی صورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس
نے عابد کا تمام معاملہ ان سے بیان کر دیا اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ
یہاں کھودو ! چنانچِہ تینوں اُٹھے اور ایک دوسرے کو اپنا خواب سنایا۔ تینوں بھائی
خواب میں دکھائی گئی زمین پر جا کر اسے کھودا، تو واقعی وہاں بہن اور بچّے کی لاشیں
موجود تھیں ان تینوں نے اس عابد کو خوب مارا، اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا،
مقدمہ بادشاہ کے دربار میں پہنچا، عابد کو پھانسی دینے کا فیصلہ دے دیا گیا، جب عابد کو
پھانسی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو شیطان اُس کے سامنے ظاہر ہوا، اور کہا: مجھے پہچانو
! میں شیطان ہوں جس نے تجھے عورت کے فتنے میں ڈال کر ذِلّت کی آخری منزل
تک پہنچایا ہے، تم گھبراؤ مت ! میں تمہیں بچا سکتا ہوں مگر میری شرط یہ ہے کہ تمہیں

میری اطاعت کرنی ہوگی، عابد نے کہا: میں تیری ہر بات ماننے کیلئے تیار رہوں۔ اُس نے کہا: اللہ کا انکار کردے اور کافر ہو جا! وہ عابد خدا کا انکار کرکے کافر ہو گیا پس اسی وقت شیطان غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے اس عابد کو پھانسی دے دی۔

(تلبیس ابلیس ، الباب الثالث فی التحذیر من فتن ابلیس ، ص :۲۶)

حضرت شبلی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک نوجوان کو دورانِ طواف دیکھا، مجھے اس میں بھلائی کے آثار نظر آرہے تھے، پس دورانِ طواف اس نوجوان کی نظر طواف کرتی ایک عورت پر پڑی، پس اسی وقت ایک تیر اس کی آنکھ میں لگا، میں اس کے پاس گیا، اور اس کی آنکھ میں سے تیر نکال لیا، پس اس تیر پر یہ تحریر لکھی تھی:

نَظَرْتَ بِعَيْنِكَ إِلٰى غَيْرِنَا فَأَعْمَيْنَاهَا، وَلَوْ نَظَرْتَ بِقَلْبِكَ إِلٰى غَيْرِنَا لَكَوَيْنَاهُ ۔

یعنی: تم نے اپنے آنکھ سے ہمارے غیر کی طرف دیکھا تو ہم نے اسے اندھا کر دیا اور اگر تم اپنے دل سے ہمارے غیر کی طرف نظر کرتے تو ہم تمہارے دل کو جلا دیتے۔

(الزهر الفائح فی ذکر من تنزه عن الذنوب و القبائح ایاك و الزنا ، ص ـ ۳۱)

بے پردگی کا وبال ❁ بے پردگی اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب اور تباہی ہی تباہی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ﴾ (النور ۳۱/۲۴)

ترجمہ از کنزالایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چُھپا ہوا سِنگار۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت، صدرالافاضل علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ نے لکھا: یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے، مسئلہ: اِسی لئے چاہیئے کہ عورتیں باجے

دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے: اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبول دعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اسکی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔(خزائن العرفان ، تحت الآیة المذکورة)

یہ بات ملحوظ رہے کہ بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔

آزادی یا حیوانگی ❁ جنرل (ر) عبدالقیوم صاحب نے ایک مضمون لکھا جو کہ نوائے وقت اخبار میں شائع ہوا تھا، اس میں یہ بھی تھا: سکینڈے نیویا میں فری سیکس کا قانون ہے سال ۲۰۰۱ میں جب میں بطورِ چیئرمین نوبل گروپ آف کمپنیز سویڈن کے شہر سٹاک ہوم گیا تو وہاں ایک پارک میں میں نے ایک ادھیڑ عمر عورت کو ننگے پھرتے دیکھا میں اپنے میزبان سویڈن میجر سورن سے تذبذب میں پوچھا کہ اگر یہ عورت پاگل ہے تو اس کو ہسپتال داخل کیوں نہیں کیا جاتا؟ اس نے جواب دیا کہ یہ پاگل نہیں یہ تو ایک آزاد شہری ہے اور اپنی زندگی کے مزے لوٹ رہی ہے ہمیں اس سے کیا غرض! میں سوچ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو گائے، بھینس اور گدھی کو اپنی شرم گاہیں چھپانے کے لیے دُم دی ہے، اور انسانوں کو عقل بخشی ہے کہ وہ لباس میں رہیں، لیکن! مغربی تہذیب تو لگتا ہے حیوانیت سے بھی آگے نکل چکی ہے، بدقسمتی سے اب یہ کینسر ہمارے معاشرے میں بھی بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔

باپردہ وباحیاء عورت کی شان ❁ باپردہ، باعمل عورت کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

کیسی عظیم ہوتی ہے اس کا اندازہ اس حکایت سے لگائیں: ''اخبارالاخیار'' میں ہے، سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی دعاؤں کے باوجود بارش نہیں ہوئی اس وقت حضرت نظامُ الدّین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مرحومہ والدہ کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی، میرے ربّ! اِسی کے صدقے رحمت کی بارش برسا! ابھی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ بارش شروع ہوگئی۔(اخبار الاخیار)

وہ نوجوان جو غیر محرم عورتوں کے ساتھ بے تکلفی برتتے ہیں، دوستیاں کرتے ہیں، ساتھ گھومتے پھرتے ہیں، ہاتھ میں ہاتھ لئے چلتے ہیں اور نہ جانے کون کونسے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں وہ دیکھیں کہ جس نبی ﷺ کا وہ کلمہ پڑھتے ہیں ان کا عمل مبارک کیا تھا: نبی پاک ﷺ جن عورتوں کو بیعت فرماتے اُن سے ارشاد فرماتے: جاؤ! میں نے تمہیں بیعت کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مزید فرماتی ہیں:

لا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتُ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ، يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ۔(سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، ٤٣ باب بيعة النساء، برقم: ٢٨٧٥، ٩٥٩/٢)

یعنی: اللہ کی قسم! بیعت کرنے میں آپ ﷺ کا مبارک ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ مس نہیں ہوا۔

حضرتِ سیّدتنا اُمَیمہ بنتِ رُقَیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چند خواتین کے ساتھ نبی پاک ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ، إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ۔(سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، ٤٣ :باب بيعة النساء، برقم: ٢٨٧٤، ٩٥٩/٢)

یعنی: تم طاقت اور استطاعت کے مطابق اطاعت و فرمابرادی کی بیعت کرو میں

عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔

نیز ایسے لوگ اس روایت سے بھی عبرت حاصل کریں، فقیہ ابواللّیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: دُنیا میں نامحرم عورت سے ہاتھ مِلانے والا بروزِ قیامت اِس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔(قرة العيون مع روض الفائق)

﴿ویلنٹائن ڈے کی حقیقت﴾

ویلنٹائن ڈے کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی نے فوجی جوانوں کی شادی پر پابندی لگا دی تھی وجہ یہ تھی کہ لوگ اپنے بیوی بچوں کی محبت کی بناء پر جنگ پر جانا پسند نہیں کرتے تھے پس ویلنٹائن نامی پادری نے شادی کی خواہش رکھنے والے فوجی جوانوں کا خفیہ طور پر نکاح کرانا شروع کر دیا اس جرم کی پاداش میں بادشاہ نے اس پادری کو جیل میں ڈال دیا، جیل میں وہ پادری جیلر کی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو گیا حتّٰی کہ وہ لڑکی بھی اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی جب بادشاہ کو اس کا علم ہوا تو اس نے پادری کو حکم دیا کہ اگر تم رومی مذہب اختیار لو! عیسائیت کو ترک کر دو، تو میں تمہاری نہ صرف اس لڑکی سے شادی کرا دوں گا بلکہ تمہیں اپنے خاص ساتھیوں میں داخل کر لوں گا، اس پادری نے عیسائیت کو ترک کرنا گوارہ نہیں کیا پس 14 فروری کو اس پادری کو پھانسی دیدی گئی۔

بعض حضرات نے اس قصہ کو یوں بیان کیا ہے کہ جیل میں وہ پادری اور جیلر کی لڑکی ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا ہوگئے حتّٰی کہ لڑکی نے اپنا مذہب چھوڑ کر عیسائیت کو قبول کر لیا، جب بادشاہ کو اس کا علم ہوا تو اس نے پادری کو پھانسی دینے حکم دے دیا، جب پادری کو اس بات کا علم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی پھانسی کا حکم دیدیا ہے تو اس

نے اپنی موت سے قبل ایک محبت نامہ کارڈ کی صورت میں اپنی معشوقہ کے نام بھیجا جس کے آخر میں تحریر تھا: ویلنٹائن کی طرف سے۔ اس پادری کو 14 فروری کو پھانسی دی گئی اس کے بعد سے 14 فروری کو محبت کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے، اور اسی پادری کے نام کی مناسبت سے اس دن کا ویلنٹائن ڈے رکھا گیا ہے۔

﴿ویلنٹائن ڈے اور مسلمانوں کا طرزِ عمل﴾

اس تہوار کو منانے کا جتنا اہتمام مسلمان ممالک میں کیا جاتا ہے اتنا ان ممالک میں نہیں کیا جاتا جن کا یہ تہوار ہے، یہ 14 فروری کا دن گویا کہ نفسانی اور سفلی جذبات کی تسکین کے لیے آتا ہے اس دن میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اظہارِ محبت کرتے ہیں، شرم وحیاء کی تمام ہی حدود کو عبور کرتے ہوئے آپس میں ساتھ وقت گزارتے ہیں، باہمی طور پر تحائف کا لین دین ہوتا ہے، اس دن میں فحاشی وعریانی کا سیلاب گویا اپنے پورے زور پر ہوتا ہے ہر قسم کی بے حیائی، اور عیاشی کے کام کئے جاتے ہیں، اس دن میں اچھے، معزز خاندان سے تعلق رکھنے لڑکے، لڑکیاں ایسے ایسے گھناونے کام کر بیٹھتے ہیں جنہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، cofee shopes, ice cream parlour وغیرہ کے نام پر کھلے قحبہ خانوں میں، ہوٹلوں کے بند کمروں میں پیار محبت، عشق کے نام پر ایسے ایسے کام کئے جاتے ہیں کہ جس کے تصور سے ایک حسّاس مسلمان کی روح تک کانپ جاتی ہے، گفٹ شاپس اور پھولوں کی دکان پر ایسا رش ہوتا ہے گویا کہ اشیاء مفت تقسیم کی جا رہی ہیں عشق ومحبت کے خبط میں مبتلا نوجوان لڑکے لڑکیاں اس دن کی تیاری کے لیے بازاروں میں یوں جمع ہوتے ہیں جیسا کہ گندگی کے ڈھیر پر مکھیاں جمع ہوتی ہیں۔

مغربی ممالک جہاں فحاشی اور بے حیائی کو نیز جنسی بے راہ روی کو مکمل قانونی حمایت

حاصل ہے وہاں بھی اس دن میں ہونے والے جنسی تخریب کاری کو بہت زیادہ محسوس کیا جارہا ہے، اس دن میں سفلی جذبات کا جو طوفان اٹھتا ہے اس کے نتیجے میں کئی کمسن لڑکیاں بغیر شادی کے حاملہ ہو جاتی ہیں، اس دن کو منانے کے سبب معاذ اللہ عزوجل بدنگاہی، بے پردگی، فحاشی عریانی، اجنبی لڑکے لڑکیوں کی دوستیاں، اس ناجائز وحرام دوستی اور محبت کو پختہ کرنے کے لئے تحائف کا لین دین بلکہ شادی کے بعد جائز ہونے والے تمام ہی امور کو بغیر نکاح کرلیا جاتا ہے۔

﴿محبت کا اعلان یا بے شرمی وبے حیائی کا اظہار؟؟؟﴾

ہمارے نوجوان لڑکے، لڑکیاں عشق ومحبت کے خبط میں مبتلا ہو کر ایسی باتیں کر جاتے ہیں جنہیں سن کر باحیاء لوگ شرم سے پانی پانی ہو جائیں اس کی چند امثال ملاحظہ کیجیے اور دیکھیں کہ حیاء ہمارے معاشرے سے کس طرح ناپید ہوگئی ہے

(۱) میں نے فلاں سے محبت کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔

(۲) فُلاں لڑکی/لڑکے سے مجھے والہانہ عشق ہو گیا ہے، وہ نہ ملی/ملا تو میں خودکشی کرلوں گا۔

(۳) فلاں لڑکی کو میں بچپن سے چاہتا ہوں مگر دو مہینے ہوئے ہیں والدین نے اُس کی دوسری جگہ شادی کردی ہے میں اس لڑکے کو جان سے ماردوں گا جس نے میرا پیار مجھ سے چھین لیا۔

(۴) اُس لڑکی کی یاد مجھے تڑپاتی ہے شراب حرام ہے لیکن اس کے غم کو بھلانے کیلئے تھوڑی پی لیتا ہوں۔

(۵) اگر مجھے میری محبت نہ مل سکی تو وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔

(۶) میں ہر وقت اُس کی یادوں میں گم رہتا/رہتی ہوں کھانا پینا کچھ بھی کرنا اچّھا نہیں

لگتا۔

(۷) اس کی یاد میری زندگی ہے وہ اگر مجھے نہیں ملے گی تو میں خودکشی کرلوں گا/گی۔

(۸) اگر کالج فرینڈ سے میری شادی نہیں ہوئی تو میں اسے بھگا کر لے جاؤں گا کورٹ میرج کرلوں گا۔

(۹) میں فُلاں سے سچی محبت کرتا ہوں/کرتی ہوں اُس سے جدائی کا دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔

(۱۰) اگر دنیا والے ہماری محبت کے دشمن ہوئے اور ہمیں ایک نہیں ہونے دیا تو ہم دنیا والوں سے ٹکرا جائیں گے۔

(۱۱) میں اس سے اتنی محبت کرتا ہوں/کرتی ہوں کہ اگر میں ایک دن اسے نہ دیکھ سکوں تو میرا دل بے چین ہو جاتا ہے۔

(۱۲) وہ میرے دل و دِماغ میں بس چکی/بس چکا ہے اب کسی اور کا تصوُّر بھی نہیں کرسکتا/کرسکتی۔

﴿نیک آدمی کے نام عشق بھرا خط اور اس کا جواب﴾

کہتے ہیں: کسی راستے میں ایک نیک شخص کے سامنے ایک عورت ظاہر ہوئی اس نیک آدمی نے اس عورت کی طرف بالکل بھی توجہ نہیں کی پس جب رات ہوئی تو اسی عورت نے اس نیک آدمی کے نام خط لکھا: جس میں تحریر تھا: میرے جسم کا ہر ہر عضو تمہاری محبت میں مشغول ہو گیا ہے۔ پس جب اس نیک آدمی نے اس خط کو دیکھا تو خوفِ خدا کے سبب اس کا دل دہل گیا اس نے ایک جوابی خط لکھا: اس میں یہ تحریر تھی: جب بندہ پہلی بار اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ صفتِ حلم کی تجلی فرماتا ہے پھر جب بندہ دوسری مرتبہ اس کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے، پس جب

بندہ تیسری بار اس کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایسا غضب فرماتا ہے جسے برداشت کرنے کی طاقت آسمان اور زمین بھی نہیں رکھتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ کے غضب کو برداشت کرنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟ پس جب اس عورت تک خط پہنچا ہے اور اس نے وہ خط پڑھا تو اُس نے توبہ کرلی ہے اور خود کو اپنے گھر تک محدود کرلیا۔

(الزهر الفائح فی ذکر من تنزه عن الذنوب و القبائح ایاك و الزنا، ص ـ ۳۱)

﴿عشق ومحبت کے نام پر دیئے گئے تحائف کا حکم﴾

عشق مجازی میں مبتلا لڑکے لڑکیاں آپس میں ایک دوسرے کو جو تحائف دیتے ہیں یہ رشوت ہے، علماء کرام فرماتے ہیں: اَلْمُتَعَاشِقَانِ يَدْفَعُ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَشْيَاءَ فَهِيَ رِشْوَةٌ لَا يَثْبُتُ الْمِلْكُ فِيهَا وَلِلدَّافِعِ اسْتِرْدَادُهَا؛ لِأَنَّ الرِّشْوَةَ لَا تُمْلَكُ.

(مجمع الضمانات، باب فی المتفرقات، ص: ٤٥٨)

یعنی: عاشق و معشوق آپس میں ایک دوسرے کو جو تحائف دیتے ہیں وہ رشوت ہے، اس میں ملکیت ثابت نہیں ہوتی، تحفہ دینے والے پر لازم ہے کہ وہ اس تحفہ کو واپس لے لے کیونکہ رشوت میں دیئے گئے مال میں ملکیت ثابت نہیں ہوتی۔

﴿اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب کو نہ کر﴾

مغربی ممالک کی بلند و بالا چمکتی عمارتوں اور ان کی مادی ترقی سے جن لوگوں کی آنکھیں چکا چوند ہیں وہ ان کافروں، فاسقوں کے پست اور گھناونے کردار کو بھی دیکھیں! اُن کی سفید چمڑی سے مرعوب ہونے والے ان کے سیاہ قلوب کو بھی دیکھیں! مؤرخین لکھتے ہیں: دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کی فوج جب اپنے دوست ملک برطانیہ کی مدد کے لئے برطانیہ گئی اور وہاں چند سال قیام کے بعد جب وہ فوج واپس گئی تو سرکاری

اعداد و شمار کے مطابق ان کی حرام کاریوں کے نتیجے میں ستّر ہزار بچّے پیدا ہوئے، آج بھی مغربی ممالک میں بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد میں بدستور اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے، بے حیائی کے طوفان کے سامنے شرم وحیاء کا بند نہ باندھنے کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں بھی اب ایسے واقعات رونما ہونے کی خبریں سنائی دیتی ہیں، کبھی کچرا کونڈی سے نومولود بچہ کی لاش ملتی ہے، تو کہیں کچرے ہی کے ڈھیر سے نومولود زندہ تو ملتا ہے مگر کتّوں اور دیگر موذی جانوروں کے پنجوں اور دانتوں سے خون خون ہوتا ہے، کبھی کسی نوزائیدہ بچے کی لاش کسی گندے نالے سے ملتی ہے، ایک خبر کے مطابق پنجاب کے ایک دور افتادہ گاؤں کی ایک خاتون ڈاکٹر گائنا کالوجسٹ نیمشہور صحافی انصار عباسی کو ٹیلی فون پر بتایا کہ ہمارے پاس چھوٹی کنواری بچیاں اور ان کی مائیں اسقاطِ حمل کرانے کے لیے آتی ہیں اور ایک ماں نے تو ڈاکٹر صاحبہ کو یہ تک کہہ دیا کہ اگر آپ نے ہماری بات مانتے ہوئے ہماری بیٹی کا اسقاطِ حمل نہیں کیا تو ہم اسے زہر پلا دیں گے۔

پردہ عورت کی عصمت کا تحفظ ہے یا ترقی کی راہ میں رکاوٹ؟؟؟

آج کثیر مسلمان بے باکی سے گناہوں میں لگے ہوئے ہیں، آج کثیر مسلمان عورتوں نے قرآنی درس کو فراموش کر کے مردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب مسلمان خواتین پینٹ شرٹ میں بلکہ نیم عُریاں ملبوسات میں گھومتی دکھائی دیتی ہیں بے غیرتی اور بے حیائی کا بازار گرم ہے مردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی خواہش میں کتنی ہی بے پردہ اور فیشن ایبل خواتین کی عصمت لُٹ جانے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی ہیں۔ جوان لڑکیاں چادر کو اپنے لیے زنجیر اور چار دیواری کے پُر تقدس ماحول کو اپنے لیے قید خانہ سمجھ لیا ہے، ترقی

کے نام پر مخلوط تعلیم کی بلاء میں پڑ گئی ہیں، دوستی کے پیمانے تبدیل ہو گئے ہیں، اب لڑکی، کسی لڑکی کو اپنا قریبی اور راز دار دوست بنانے کے مقابلے میں بوائے فرینڈ بنانے کو ترجیح دیتی ہے، جس لڑکی کے جتنے زیادہ بوائے فرینڈ ہوتے ہیں دیگر لڑکیاں اسے اس قدر زیادہ خوش نصیب قرار دیتی ہیں، اسے رشک کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں اسکول، کالجز، یونیورسٹیز میں، گھر کے فنکشنز میں شادی بیاہ کی تقریبات میں لڑکیاں ناچتی دکھائی دیتی ہیں، کئی گھروں میں ٹیوشن دینے کے لیے گھر میں مرد ٹیوٹر آتے ہیں، سکون اور خاموشی بھرا ماحول فراہم کرنے کے لیے لوگ ایک اجنبی پر اس قدر زیادہ اعتماد کر لیتے ہیں کہ اپنی جوان بیٹی یا قریب البلوغ بیٹی کو تنہائی میں ٹیوٹر کے حوالے کر دیتے ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ إِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطَانُ ۔

(سنن الترمذی، باب ما جاء فی کراھیة دخول المغیبات، برقم: ۱۱۷۱، ۳/۴۶۶)

کوئی مرد کسی (اجنبیہ) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہوتا مگر اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی مقصد کے لیے جمع ہوئے ہوں، شیطان دونوں کو برائی پر ضرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زنا واقع کرا دے، اس لیے ایسی خلوت سے بہت ہی احتیاط چاہئے، گناہ کے اسباب سے بھی بچنا لازم ہے، بخار روکنے کیلئے نزلہ وزکام کو روکو۔ (مراۃ المناجیح: ۵/۲۱)

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اجنبی مرد وعورت کو تنہائی میں اکٹھا ہونا جائز نہیں

کہ اس صورت میں گناہوں کے وسوسے ہی نہیں بلکہ گناہ میں پڑ جانے ورنہ کم از کم گناہ کی تہمت لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے بحیثیتِ مسلمان اپنے آپ کو فتنوں سے بچانا ہر ایک پر لازم ہے۔

دل پر قابو رکھو! احمد بن خضرویہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دل گردش کرنے والے اور گھومنے والے ہیں یہ یا تو عرش کے گرد گھومتے ہیں یا گھاس (دنیاوی عیش و آرام کے گرد) گھومتے ہیں۔

(ذم الھوی لابن الجوزی :الباب الثامن فی ذکر تقلیب القلوب ـــ ، ۷۴/۱)

﴿بدنگاہی سے بچنے کا ایک انعام﴾

كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا عَيْناً غَضَّتْ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ.....

(کنزالعمال : برقم : ۴۳۸۳۲ ، ۳۷/۱۶)

یعنی: بروزِ قیامت ہر آنکھ روتی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کی طرف نظر کرنے سے جھکی رہی ہوگی۔

آنکھیں خیانت کیسے کرتی ہیں؟ حضرت عبداللہ ابن عباس اس آیت: ﴿وَيَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ﴾ (المؤمن : ۱۹/۴۰) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک شخص لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوتا ہے اسکے قریب سے ایک عورت گزرتی ہے وہ شخص لوگوں کے سامنے یوں ظاہر کرتا ہے جیسا کہ وہ اس عورت کو نہیں دیکھ رہا لیکن جب وہ لوگوں کو خود سے غافل پاتا ہے تو اس عورت کی طرف دیکھ لیتا ہے جب اسے خدشہ ہوتا ہے کہیں لوگ نہ جان لیں وہ اپنی نظر کو ہٹا لیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کا دل اس عورت کی طرف دیکھنے میں مشغول ہے۔

(تفسیر ابن أبی حاتم ، تحت الآیة ، ۱۸۴۲۸ ، ۳۲۶۵/۱۰)

شیطان کا خطرناک ہتھیار حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطـ
أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ ۔

(صحیح مسلم ، کتاب النکاح ، باب ندب من رای امراة فوقعت فی نفسه ـــ الخ ، برقم : (۱۴۰۳)۔ ۲۹/۱۰۲۱)

یعنی: بیشک عورت شیطان کی شکل میں آتی ہے اور شیطان کی صورت ہی میں جاتی ہے جب تم میں سے کسی شخص کی نظر کسی عورت پر پڑ جائے (اور وہ اسے پسند آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے (ازواجی تعلق قائم کرلے) کہ یہ (ازواجی تعلق قائم کرلینا) س کے دل کے وسوسہ کو دور کرے گا۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی: اجنبی عورت کو آتے ہوئے آگے سے دیکھو یا جاتے ہوئے پیچھے سے دیکھو مرد کے دل میں وسوسے اور برے شہوانی خیال پیدا کرتی ہے جیسے شیطان برے خیال و وسوسے پیدا کرتا ہے لہٰذا اس سے ایسا ہی ڈرنا چاہیے جیسے شیطان سے ڈرتے ہیں کوئی متقی پرہیزگار اپنے تقویٰ پر پرہیزگاری پر اعتماد نہ کرے اور اجنبی عورتوں سے احتیاط رکھے۔(مراۃ المناجیح ، کتاب النکاح ، تحت الحدیث المذکورۃ ، ۲۶/۵)

مردوں کے لیے سب سے خطرناک فتنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۔

(صحیح البخاری ، کتاب النکاح ، باب ما یتقی من شؤم المرأة ، برقم : ۵۰۹۶ ، ۸/۷)

یعنی: میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ (آزمائش ومصیبت) نہیں چھوڑا جو عورتوں سے بڑھ کر مردوں کو نقصان پہنچانے والا ہو۔

علامہ علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ نے اس حدیث پاک کے تحت لکھا: مرد کی طبیعت عورت کی طرف مائل رہتی ہے، عورت کی وجہ سے وہ حرام کاموں کا ارتکاب کر لیتا ہے، ان کی وجہ سے جنگ وجدال کر لیتا ہے، باہمی دشمنیاں پال لیتا ہے، عورت کی وجہ سے کم از کم مرد کو یہ نقصان ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی محبت میں پڑ جاتا ہے اور دنیا کی محبت سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہوگی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت ہر برائی کی اصل ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب النکاح، الفصل الاوّل، برقم: ۳۰۸۵، تحت الحدیث، ۲۰۴۴/۵)

عورت مرد کے لیے آزمائش ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ ۔

(صحیح مسلم، کتاب الرقاق، ، ۲۶ ۔ باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء ....، برقم: ۹۹ ۔(۲۷۴۲)، ۲۰۹۸/۴)

یعنی: پس تم دنیا سے بچو! اور عورتوں سے بچو! کیونکہ بنی اسرائیل کے لیے پہلا فتنہ عورتیں تھیں۔

علامہ علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ نے اس حدیث پاک کے تحت لکھا: عورتوں سے بچو! یعنی اس بات سے بچو کہ کہیں عورت کے سبب کسی گناہ میں نہ پڑ جاؤ، عورت کے فتنے میں پڑ کر کسی کو قتل نہ کر بیٹھو، حرام طریقے سے کسی عورت کے پاس جانے سے بچو، عورتوں کی باتیں مان کر فتنے میں مبتلا ہونے سے بچو کہ عورتوں کی عقل ناقص ہوتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب النکاح، الفصل الاوّل، برقم: ۳۰۸۶، تحت الحدیث، ۲۰۴۴/۵)

شادی شدہ افراد کا غیر سے عشق ومحبت بے حیائی اور بے شرمی کی ایک بھیانک صورت ہمارے معاشرے میں یہ بھی نظر آتی ہے کہ شادی شدہ ہونے کے باوجود مرد وعورت عشق ومحبت کی پینگیں لگاتے ہیں کبھی مرد وعورت دونوں شادی شدہ ہوتے ہیں اور کبھی دونوں میں سے ایک فریق شادی شدہ ہوتا ہے، خفیہ طور پر وہ گھناونے کھیل کھیلے جاتے ہیں جنہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، کبھی یہ تعلقات اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ مرد اپنی منکوحہ کو طلاق دے دیتا ہے، زندہ ہونے کے باوجود اپنے بچوں کو یتیموں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے، اور کبھی عورت اپنے شوہر کے ساتھ دھوکہ کرتی ہے، اپنے آشنا کی باتوں میں آ کر اپنا ہنستا بستا گھر برباد کر لیتی ہے، ماں جیسے عظیم لفظ کو بے معنی کرتے ہوئے اپنی شہوت کے ہاتھ مغلوب ہو کر اپنی اولاد تک کو چھوڑ دیتی ہے، بہر حال مرد کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے، یا عورت کسی مرد کو اس کی بیوی کے خلاف بھڑکائے ایسا کرنا سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اسی حوالے سے ہم چند سچے واقعات بیان کرتے ہیں:

چار بچوں کی ماں کراچی سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے شرعی رہنمائی کے لیے راقم سے رابطہ کیا، انہوں نے بتایا کہ میری شادی کو تقریباً ۱۴ سال ہو چکے ہیں، پچھلے چند سالوں سے میری اہلیہ کا روّیہ انتہائی برا رہا، لیکن میں بچوں کی خاطر اس چیز کو برداشت کرتا رہا، اور اسے بھی اپنے اخلاق کو درست کرنے کی نصیحتیں کرتا رہا، لیکن اس کے مزاج کی تلخی بڑھتی چلی جا رہی تھی، بات بے بات مجھ پر غصّہ کرنا، برا بھلا کہنا، گالی گلوچ کرنا، بچوں کو جانوروں کی طرح مارنا، پھر ایک دن میری اہلیہ نے مجھ سے سخت بدکلامی کی، میں بھی غصّہ میں آ گیا، اس لڑائی کے نتیجے میں وہ بچے چھوڑ کر اپنے میکے

چلی گئی، کچھ دنوں بعد میں نے اسے واپس لانے کے لیے رابطہ کیا تو اُس نے آنے سے انکار کر دیا، اور کچھ مزید دن گزرنے کے بعد اس نے کورٹ میں خلع کا مقدمہ دائر کر دیا، میرے پاس کورٹ کا نوٹس آیا، میں چونکہ طلاق نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے میں کورٹ نہیں گیا، بہرحال چند ماہ بعد میری اہلیہ نے مجھے کورٹ کے پیپر بھجوا دیئے جس میں کورٹ نے میری اہلیہ کو خلع دے دیا تھا، میں نے اپنی بیوی کو نہ تو زبانی طلاق دی، اور نہ ہی تحریری طور پر طلاق دی لیکن اس خلع نامہ کے آنے کے چند ہی دنوں کے بعد اس نے ایک شخص سے نکاح کر لیا، بعد میں معلوم ہوا کہ اس مرد اور میری اہلیہ کے مابین عشق و محبت کا سلسلہ تھا، اور اسی محبت کو حاصل کرنے کے لیے میری بیوی نے اپنی اولاد کو چھوڑ کر اس شخص سے نکاح کر لیا۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا اختیار مرد کو دے رکھا ہے، مرد جب تک اپنی بیوی کو زبانی یا تحریری طور پر طلاق نہ دے، کسی دوسرے کے طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہو سکتی، اسلامی نقطۂ نظر سے کورٹ کا اپنے طور پر عورت کو خلع نامہ جاری کر دینا اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، کورٹ کے جاری کردہ خلع نامے کو بنیاد بنا کر عورت کا شوہر والی ہونے کے باوجود دوسرے مرد سے نکاح کر لینا یہ حرام ہے کیونکہ ایک مرد کے نکاح میں رہتے ہوئے عورت کے لیے دوسرے شخص سے نکاح کرنے کی حُرمت قرآن مجید کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔

میاں بیوی میں جھگڑا کرانا حرام ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا ، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ ۔

(سنن ابی داود ، کتاب الطلاق ، باب فی من خبب امراۃ علی زوجھا ، برقم : ٢١٧٥ ، ٢٥٤/٢)

یعنی: جو شخص عورت کو اُس کے شوہر کے خلاف اُکسائے، یا غلام کو اُس کے آقا کے خلاف اُکسائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

شیطان کا مقصد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ :فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا ، فَيَقُولُ :مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ، قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ : مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ ، قَالَ :فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ :نِعْمَ أَنْتَ ! قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ :فَيَلْتَزِمُهُ۔

(صحیح مسلم ، کتاب صفة القیامة ـ ـ ، باب تحریض الشیطان و بعثه ـ ـ ، برقم : ٦٧ ـ (٢٨١٣) ، ٢١٦٧/٤)

یعنی: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے پھر اپنے مختلف لشکر لوگوں میں فتنہ میں ڈالنے کے لئے بھیجتا ہے پس ان سب میں اس کے سب قریب تر درجہ والا وہ ہوتا ہے جو ان میں سب سے بڑا فتنہ گر ہو پس ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں فتنہ پھیلایا ہے، ابلیس کہتا ہے: تو نے کچھ نہیں کیا، پھر دوسرا آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی، حضور ﷺ نے فرمایا: ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تو بہت ہی اچھا ہے۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں: میرے خیال میں راوی نے یوں کہا تھا کہ شیطان اسے گلے لگا لیتا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان مذکورہ بالا حدیث پاک کے اس جزء کے تحت لکھتے ہیں: ''اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی'' اس طرح کہ طلاق واقع کرا دی۔

طلاق اگرچہ مباح چیز ہے مگر اکثر بہت فسادات کی جڑ بن جاتی ہے اس لیئے ابلیس اس پر خوش ہوتا ہے، اسی لیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اَبغضُ الحلالِ الطلاقُ حتّی الامکان اس سے بچنا بہتر ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ میں نے خاوند بیوی میں جدائی کرادی کہ خاوند کی عورت کو معلقہ کردیا نہ چھوڑے نہ بسائے یہ بھی سخت جرم ہے۔ ربّ نے فرمایا: ﴿فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ اس صورت میں حدیث بالکل واضح ہے۔ اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ناحق زوجین میں جدائی کی کوشش کرے وہ ابلیس کی طرح مجرم ہے، اس سے وہ عامل لوگ عبرت حاصل کریں جو تفریق زوجین کے لیئے تعویذ وعملیات کرتے ہیں۔

(مرآة المناجيح، تحت الحديث المذكور، مختصراً ۶۹/۱)

مطلوب پالینے والا ایک محروم عاشق ﴾ بنی اسرائیل میں ایک آدمی کپڑے بُننے کا کام کرتا تھا اس کی بیوی بنی اسرائیل کی خوبصورت ترین عورت تھی، اس کے حسن و جمال کی خبر ظالم بادشاہ کو پہنچی تو اسے حاصل کرنے کے لیے بادشاہ نے ایک بوڑھی عورت کو اس کے پاس بھیجا اس نے اس عورت کو شوہر کے خلاف اُکسانا شروع کردیا، اس کے کان بھرنے لگی کہتی کہ اگر تیری جیسی خوبصورت عورت میرے ساتھ ہوتی تو میں اسے سونے کے زیور پہناتی، ریشمی لباس پہناتی، نوکر چاکر خدمت کے لیے مقرر کرتی ہے المختصر عورت اس بڑھیا کی باتوں میں آگئی اور اس نے اپنے شوہر کے ساتھ برا سلوک شروع کردیا، لڑائی جھگڑا شروع کردیا، اس کی خدمت کو ترک کردیا شوہر نے بیوی کے یہ تیور دیکھ کر اس کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ نہ مانی بلکہ طلاق کا مطالبہ کرنے لگی شوہر نے مجبوراً اسے طلاق دے دی اس نے پھر بادشاہ سے نکاح کرلیا، شبِ زفاف جب بادشاہ اس عورت کے قریب گیا تو وہ اندھا ہوگیا، اور عورت بھی

اندھی ہوگئی، بادشاہ اور اس عورت نے ایک دوسرے کو چھونے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو دونوں کے ہاتھ شل ہوگئے، ان دونوں کو گونگا، بہرا کردیا گیا، ان کی شہوت کو ختم کردیا گیا، صبح کے وقت لوگوں نے ان کی یہ حالت دیکھی، اور بات پھیل گئی تو اللہ تعالی نے اس وقت کے نبی پر وحی فرمائی کہ میں انہیں معاف نہیں کروں گا، کیا یہ دونوں یہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ انہوں نے کپڑا بُننے والے کے ساتھ کیا ہے میں اسے نہیں دیکھ رہا؟

(ذم الهوى لابن الجوزي: الباب الرابع والثلاثون في ذمّ من خبّب أمراة، ۲۸۶/۱)

خاتمہ

خاتمہ میں ہم ان امور کو بیان کریں گے: عشق کسے کہتے ہیں؟ پاکدامن عاشق کا مقام، مغفرت یافتہ عاشق، عاشق جنت کا حقدار کب بنتا ہے، عشق کا آغاز وانجام ایک مختصر جائزہ: عشق مجازی میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب: شہوت کے ہاتھوں مغلوب ہوکر عشق مجازی میں حرام موت مرنے والوں کے واقعات، کنواری ماں: عشق مجازی کا بہترین علاج، اچھی صحبت کے ذریعے عشق مجازی سے چھٹکارہ، عورت کا عاشق، اللہ کا محبوب کیسے بنا؟ حرام کاری وزنا کی سزا۔فنقول و باللّٰه التوفيق

عشق کسے کہتے ہیں؟ حکیم فیثا غورس کا قول ہے کہ عشق ایک ایسا لالچ ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے، حرکت اور تمنا کرتا ہے، جب بڑھتا ہے تو اس میں حرص کا مواد جمع ہوتا ہے اور بڑھتا چلا جاتا ہے پھر یہ حرص جتنی بڑھتی ہے اسی قدر زیادہ عاشق کی بے چینی، معشوق کی طرف رجحان، منت سماجت، طمع بڑھتی ہے، عاشق اپنی معشوق کے تصور میں ڈوبا رہتا ہے، حرص بڑھتی چلی جاتی ہے حتی کہ معشوق سے وصال نہ ہونے کی صورت میں یہ ایک عظیم غم بن جاتا ہے۔

(ذمّ الهوى ، الباب الخامس والثلاثون فى ذكر ماهية العشق و حقيقته ، ١/٢٨٩)

بعض علماء نے اس میں یہ اضافہ کیا یہ ایسا عظیم غم اور مصیبت بن جاتا ہے جس سے انسان کے جسم میں سوداء کا اضافہ ہو جاتا ہے اور پاگل پن پیدا ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے عاشق خودکشی کر لیتے ہیں،، بسا اوقات فراق اور جدائی میں مر جاتے ہیں عشق کی آگ کی وجہ سے عاشقوں کے دل جل جاتے ہیں اور وہ مر جاتے ہیں۔ لفظِ ''عشق'' مصدر ہے کہا جاتا ہے یہ ایک بوٹی کا نام ہے جسے جب کاٹا جاتا ہے تو یہ سوکھ کاتی ہے اور فوراً زرد پڑ جاتی ہے۔

(حاشية الجمل على شرح المنهج ،كتاب الجنائز ، شروط صحة صلاة الجنازة ، ٢/١٩٤)

پاکدامن عاشق کا مقام حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَشِقَ فَكَتَمَ وَعَفَّ فَمَاتَ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔(كنزالعمال ، برقم : ١١٢٠٣، ٤/٤٢٠)

یعنی: جو عشق میں پڑ گیا پس اس نے اسے چھپا لیا اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کی اور مر گیا پس وہ شہید ہے۔

مغفرت یافتہ عاشق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْهَوَى مَغْفُورٌ لِصَاحِبِهِ مَا لَمْ يَعْمَلْ بِهِ أَوْ يَتَكَلَّمْ ۔(كنزالعمال : برقم : ٧٨٣٢ ، ٣/٥٤٧)

عاشق جنت کا حقدار کب بنتا ہے؟ بعض علماء نے فرمایا کہ اس حدیث پاک میں ''الھوی'' سے مراد عشق ہے یعنی بندہ جب کسی کی محبت میں پڑ جائے اور اس کا اظہار نہ کرے، کسی سے اس سے متعلق نہ تو بات کرے اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی ناجائز کام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس عشق کے سبب بندے کا مؤاخذہ نہیں فرمائے گا کیونکہ یہ ایک ایسا فعل ہے جس میں بندے کا اپنا کوئی قصد نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے مثلاً کسی مرد کی نظر کسی عورت پر اچانک پڑ گئی اور وہ اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا۔اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ مناوی نے لکھا: اس حدیث پاک میں مؤاخذہ نہ ہونے کو دو شرطوں پر معلق کیا گیا ہے پہلی شرط کہ اس کے مطابق عمل نہ کرے پس جب کہ عاشق کوئی ایسا کام کرے جو اسے کسی ناجائز اور حرام کام میں ڈال دے مثلاً بدنگاہی کرنا، عورت کے ساتھ بیٹھنا اور کسی بھی بہانے سے اس

کے قریب رہنے کی کوشش کرنا اور دوسری شرط یہ بیان کی گئی کہ وہ اس حوالے کلام نہ کرے یعنی ایسا کلام جس میں اس کے دل کو راحت ملے ،نفسانی خواہش کی پیروی ہو اور نہ ہی اپنے دوستوں سے اس عشق کا اظہار کرے اور نہ ہی اپنے بھائیوں کو اس عشق وغیرہ سے آگاہ کرے ، نہ تو تنہائی میں گنگنائے اور نہ ہی لوگوں کی محفل میں آنسو بہائے کہ لوگوں کی ملامت کا مستحق بنے پس عشق میں مبتلا ہونے کے باوجود اس کے تقاضوں پر عمل نہ کرنے والا ،کوئی ایسا قول و فعل نہ کرنے والا جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو، نیز اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرتے ہوئے ،اپنے عشق کو چھپانے والا شہید ہے بلکہ اگر کوئی عشق میں مبتلا ہوا اپنی پاکدامنی کی حفاظت بھی کرے اور اللہ کو ناراض کرنے والا کوئی قول و فعل نہ کرے لیکن عشق میں اس کی حالت ایسی ہو جائے کہ لوگوں سے اپنے عشق کو چھپا نہ سکے تو ایسا شخص بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام پائے گا ،اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق جنت کا حقدار بنے گا:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى﴾ (النازعات :۷۹/ ۴۰۔۴۱)۔(فیض القدیر ، حرف الهاء ، تحت الحدیث المذکور ، ۳۵۸/۶)

عشق کا آغاز وانجام ایک مختصر جائزہ

ہمارے معاشرے میں ہر سمت سے گویا کہ گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے t.v اور انٹر نیٹ ،وغیرہ کے ذریعے بیہودگی اور بے حیائی پر مشتمل فلموں ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق و محبت کے قصّوں پر مشتمل ناول، ماہنامہ، ڈائجیسٹ پڑھ کر یا اسکول، کالج اور یونیورسٹی، ٹیوشن سینٹر، کوچنگ سینٹر کی مخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامحرم رشتے داروں کے ساتھ بے

تکلّفی کی صورت میں بالعموم لوگ عشق و محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اوّلاً یکطرفہ محبت کا سلسلہ ہوتا ہے پھر اگر صنفِ مخالف کی جانب سے کوئی اشارہ مل جائے تو یہ عشق و محبت دوطرفہ ہو جاتی ہے اور اس کے بعد تو گویا انہیں بے شرمی اور بے حیائی کے باتیں کرنے ،خوب خوب بدنگاہی کرنے کی معاذ اللہ! کوئی سند مل جاتی ہے ،موبائل فون پر اپنی شہوت کی تسکین کے لیے کئی کئی گھنٹے باتیں کرنا ، باہمی مُلاقات کے لیے تفریح گاہوں ، ہوٹلوں وغیرہ میں جمع ہونا ، آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ تحائف دینا ، گھر والوں سے شادی کی بات کرنے کی صورت میں اگر وہ منع کریں ،شادی میں رکاوٹ بنیں تو خاندان والوں کی عزت و وقار کا خیال کئے بغیر بھاگ کر شادی کر لینے کے منصوبے بنانا ،اس منصوبے میں کامیابی کے لیے لڑکا ،لڑکی کا اپنے ہی گھر کے تمام مال کا صفایا کر دینا پھر اخبارات میں ان کے معاشقہ کی خبریں چھپنا ، خاندان کی عزت کا سرِ بازار نیلام ہونا ،کبھی شہوت سے مغلوب ہو کر بغیر نکاح کے سب پردے اور حجابات اٹھا دینا ،اور زنا جیسے عظیم گناہ میں پڑنا ،کبھی گھر والوں کے انکار اور سختی کی بنا پر محبوب ، محبوبہ کا خودکُشی کر لینا ،کبھی غیرت کے نام پر لڑکے ،اور لڑکی کے گھر والوں کا اپنے ہی پیاروں کے خون سے ہاتھ رنگ لینا یہ وہ تمام امور ہیں جس سے متعلق خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں

عشق مجازی میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب

(۱) انٹرنیٹ و موبائل فون کا منفی استعمال ، (۲) فحش فلمیں ، ڈرامے ، (۳) رومانی رسائل ، ڈائجسٹ اور ناول و اخبارات (۴) سڑکوں پر جا بجا لگے ہوئے حیاء سوز سائن بورڈ ، (۵) بے حیائی سے بھرپور تصاویر ، (۶) دینی معلومات کی کمی ، (۷) فطری شرم و حیاء کا قتل ، (۸) گندی صحبت ، (۹) والدین ،اور سرپرست کی عدم توجہ ، (۱۰) گھریلو

جھگڑے وفساد، (۱۱) مخلوط تعلیمی نظام۔

﴿شہوت کے ہاتھوں مغلوب ہوکر
عشق مجازی میں حرام موت مرنے والی تین بہنیں﴾

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک شہر میں تین نوجوان بہنوں نے زہریلی گولیاں کھا کر اجتماعی خودکُشی کر لی۔ 17 سالہ بہن فرسٹ ایئر، 19 سالہ بہن تھرڈ ایئر اور 26 سالہ بہن ایم اے کی طالِبہ تھی۔ رات گئے ان کا اپنی والِدہ کے ساتھ پسند کی شادی اور مَعاشی مسائل پر جھگڑا ہوا تھا اور وُرثاء کے بیان کے مطابِق تینوں بہنوں کے مابَین تَلْخ کلامی ہوتی رہتی تھی۔ والِدہ ان کے رِشتے اپنی پسند کے مطابِق کرنا چاہتی تھی۔ گزَشتہ شب بھی مَعاشی مسائل اور ان کے رِشتوں کی وجہ سے ان کی اپنی والِدہ کے ساتھ تَلْخی ہوئی۔ رات کو تینوں نے ایک کمرے میں بند ہوکر زہریلی گولیاں کھالیں۔ انہیں طِبّی امداد کیلئے اَسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں وہ تقریباً نِصف گھنٹہ موت وحیات کی کشمکش میں مُبتَلا رہنے کے بعد دم توڑ گئیں۔ تینوں بیوہ ماں کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ ان کی نَعشوں کا پوسٹ مارٹَم 8 گھنٹے بعد ہوا۔ تینوں بہنوں کو ہزاروں افراد کی موجودَگی میں آہوں سسکیوں میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حرام موت مرنے والے﴾ روزنامہ نوائے وقت کراچی ۴ اگست ۲۰۰۴ کی دو مزید خبریں مُلاحَظہ فرمایئے پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زَہر پی لیا۔ محبت میں ناکامی پر دادُو (سندھ) کے ایک نوجوان نے خودکُشی کر لی۔ روزنامہ جناح لاہور ۱۵ فروری ۲۰۰۷ میں یہ خبر شائع ہوئی: لاہور کے نواحی علاقے میں ویلنٹائن ڈے پر عاشق نے محبوبہ کو گلاب کے پھول بھیجے تو اس نے وہ واپس بھیج دیئے جس پر محبوب نے زہریلی دوا کھالی حالت غیر ہونے پر ہسپتال جاتے ہوئے اس نے راستے میں دم

توڑ دیا۔

کنواری ماں﴾ جنرل (ر) عبدالقیوم صاحب اپنے ایک مضمون میں جو کہ نوائے وقت اخبار میں شائع ہوا تھا لکھتے ہیں: ۸ مئی کے ایک اردو اخبار میں یہ خبر پڑھ کر میرا کلیجہ منہ کو آ گیا کہ ضلع صوابی کے ایک گاؤں میں ایک ماں نے اپنی جوان بیٹی کو تیزاب پلا کر موت کی نیند سلا دیا اور بیٹی نے تڑپ تڑپ کو اپنی ماں کے سامنے جان دے دی، وجہ یہ تھی کہ کنواری بچی ماں بننے لگی تھی۔

عشق مجازی کا بہترین علاج﴾ یہ ایک حقیقت ہے کہ مرد عورت کے معاملے میں صبر نہیں کر سکتا، امام طاؤس علیہ الرحمہ اللہ تعالی کے فرمان: ﴿وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے وہ عورت کے معاملے میں صبر نہیں کر سکتا۔ (تفسیر ابن کثیر، النساء: ٤/۲۸، ۲/۲۶۷)

پس اگر کوئی شخص کسی عورت کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے تو کسی ناجائز کام کا ارتکاب کئے بغیر جائز اور شرعی طریقے کے مطابق اپنی محبت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے یعنی: لڑکی کے گھر نکاح کا پیغام بھجوائے اسی بات کو شریعت مطہرہ نے بیان فرمایا ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَمْ نَرَ، یُرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلُ النِّکَاحِ۔

(سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، ۱ ۔ باب ما جاء فی فضل النکاح، برقم: ۱۸٤۷، ۱/۵۹۳)

یعنی: دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کسی اور شے نہیں سمجھتے۔ مذکورہ بالا حدیث پاک کا معنی بیان کرتے ہوئے علامہ سندھی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب دو لوگوں میں محبت ہو تو یہ محبت کسی تعلق اور قرب سے نہیں بڑھے گی اور نہ ہی ہمیشہ رہے گی مگر نکاح کی صورت میں کہ نکاح کر لینے کے بعد یہ محبت نہ صرف یہ کہ بڑھتی چلی

جائے گی بلکہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔

(حاشية السندی علی ابن ماجه ، تحت الحديث المذكور ١/٥٦٧)

اگر رشتہ قبول نہیں کیا جاتا، یا مرد جس عورت کی محبت میں مبتلا ہو گیا ہے، کسی شرعی سبب کی بناء پر اس سے شادی ممکن نہیں مثلاً وہ کسی اور کی منکوحہ ہے، تو اس صورت میں وہ شخص اپنے عشق و محبت کو فراموش کرنے کی کوشش کرے، حقیقتاً یہ بڑا صبر آزما کام ہے لیکن اگر انسان اچانک نگاہ پڑنے کی صورت میں کسی عورت کے عشق میں مبتلا ہو جائے اور اس کی یاد دِل سے نہ جائے لیکن وہ اسے دبائے رکھنے کی بھرپور کوشش کرے ، اپنے نفس کی کسی ناجائز خواہش کو پورا کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو، اللہ کے خوف کے پیشِ نظر اپنی محبت کو چھپائے رکھے تو ایسا شخص اللہ تعالی کی بارگاہ سے مقامِ قرب حاصل کرسکتا ہے۔

عاشق اور عاشقہ بصورتِ ندامت توبہ کیسے کریں؟ اللہ تعالی کی رحمت بہت بڑی ہے، جب بھی انسان نادانی میں کسی گناہ کا ارتکاب کرلے اور پھر اپنے اس گناہ پر نادم ہوتے ہوئے ، اللہ تعالی کی طرف رجوع کرلے تو رحمتِ خداوندی اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ، رحمتِ الٰہی کا پانی اس کے گناہوں کا تمام میل دھو دیتا ہے، گناہ سے ندامت کی بھٹی ایسی بھٹی ہے جس میں جل کر گناہوں کی بدولت سیاہ اور زنگ آلود ہوجانے والا دل صاف اور چمکدار ہوجاتا ہے، پس جو عاشق یا عاشقہ اللہ کی رحمت سے اب اس نام نہاد عشق جو کہ حقیقتاً فسق ہے جان چھڑانا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ سب سے پہلے تو اس عشقِ مجازی میں دوران ہونے والے تمام گناہوں سے سچے دل سے توبہ کریں اور اپنے ربّ کے حضور گڑگڑا کر دعا مانگے کہ یہ عشقیہ فسقیہ خیالات دل سے نکل جائیں، توبہ پر استقامت پانے کے لیے لازم ہے کہ اپنے سابق محبوب یا

محبوبہ کو دیکھنے سے بچے، اس کی تصویر، تحفہ یا کوئی بھی نشانی اپنے پاس نہ رکھے، حکمِ شرع کے مطابق اس سے پیچھا چھڑائے، اُس سے فوری طور پر ہر قسم کا رابطہ ختم کردے ، اس کا فون نہ سنے، اس کا کوئی پیغام، خط وغیرہ نہ پڑھے، اگر ایسا کچھ مواد موجود ہو تو اسے تلف کردے۔ اگر کبھی اس کا تصوُّر ذہن میں آئے تو اُسے ذہن میں نہ جمائے بلکہ کسی بھی طرح اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اگر یہ عشقیہ، فسقیہ تصورات و خیالات زیادہ تنگ کرے تو نماز سے مدد حاصل کرے اور مانعِ شرعی موجود نہ ہونے کی صورت میں تازہ وضو کرکے دو رکعت نفل نماز ادا کرلے، ان شاء اللہ! ربّ تعالی کی رحمت شاملِ حال ہوگی اور اس مصیبت سے جان چھوٹ جائے گی، جو انسان عشق مجازی کو ترک کردے، سچی توبہ کرلے، اپنی اصلاح کرلے اللہ تعالی اسے اپنی معرفت اور اپنی محبت کا جام عطا کرتا ہے اس ضمن میں یہ حکایت ملاحظہ فرمائیں:

عورت کا عاشق ، اللہ کا محبوب کیسے بنا؟ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ توبہ سے قبل ایک عام نوجوان تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک کنیز سے عشق ہوگیا، مُعاملہ کافی طول پکڑ چکا تھا، سخت سردی کے موسم میں ایک بار اپنی محبوبہ کے دیدار کے انتظار میں اس کے مکان کے باہر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، آپ ضمیر کے نے آپ کو ملامت کرنا شروع کردیا، اس بات کا شدید احساس ہونے لگا کہ اس کنیز کے پیچھے رات برباد کردی، اگر یہ رات عبادت میں گزاری ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا، پس آپ نے سچی توبہ کی، عشق و محبت سے جان چھڑائی اور اپنے ربّ سے لو لگائی اور اللہ کو راضی کرکے ولایت کی ایسی اعلیٰ منزل حاصل کرلی کہ ایک بار آپ کی والدہ آپ کو کسی کام سے تلاش کررہی تھیں انہوں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ ایک باغ میں گلاب کے پودے کے نیچے سو رہے ہیں، اور

ایک سانپ منہ میں نرگس کی ٹہنی لئے آپ کے جسم سے مکّھیاں اُڑا رہا ہے۔(تذکرۃ الاولیاء:۱/۱۶۶)

اچھی صحبت کے ذریعے عشق مجازی سے چھٹکارہ﴾ اچھی صحبت کی برکت سے بھی آدمی بدنگاہی، بدکاری، عشق مجازی وغیرہ سے بچ سکتا ہے، اس حوالے سے یہ حکایت ملاحظہ فرمائیں:

ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کے پاس ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا، آپ اُسے کچھ لکھوا رہے تھے اسی اثناء میں راستے سے ایک انتہائی خوبصورت عورت گزری تو وہ لڑکا چپکے سے اس کی طرف دیکھنے لگا حضرت ذوالنون مصری سارا معاملہ سمجھ گئے آپ نے اس کی گردن کو دوسری طرف پھیر دیا اور یہ اشعار پڑھے:

دَعِ الْمُصَوَّغَاتِ مِن مَاءٍ وَ طِيْنٍ وَاشْغُلْ هَوَاكَ بِحُوْرٍ خِرِدٍ عِيْنٍ

یعنی: پانی اور مٹی سے بنی مخلوق کو چھوڑ دے اور اپنی خواہش کو کنواری بڑی آنکھوں والی حور میں مشغول کرلے۔(ذمّ الهوى، الباب الحادى عشر فى الامر بغضّ البصر، ص: ۸۵)

زنا کی اقسام﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ ۔(صحيح البخارى، كتاب الاستئذان، باب زنا الجوارح دون الفرج، برقم: ۶۲۴۳، ۸/۵۴)

یعنی: بیشک اللہ تعالٰی نے ابن آدم کے لیے زنا میں اس کا حصّہ لکھ دیا ہے وہ لازمی طور پر اسے پائے گا پس آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے، اور زبان کا زنا بولنا ہے، اور نفس تمنا کرتا

ہے اور خواہش کرتا ہے، اور شرمگاہ اس کی سب باتوں کی تصدیق کرتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے۔

﴿زنا کی سزا﴾

زنا کی چھ برائیاں﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِيَّاكُمْ وَالزِّنَا، فَإِنَّ فِيْهِ سِتَّ خِصَالٍ: ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا، وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَذِهَابُ الْبَهَاءِ، وَدَوَامُ الْفَقْرِ، وَقِصَرُ الْعُمُرِ، أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ: فَسَخَطُ اللّٰهِ، وَسُوْءُ الْحِسَابِ، وَالْخُلُوْدُ فِي النَّارِ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿أَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُوْنَ﴾ (المائدة: ۵/۸۰)(الترغيب والترهيب لقوام السنة، باب الزاء باب الترهيب من الزنا، برقم: ۱۴۸۲، ۲/۲۲۷)

یعنی: اے مسلمانوں کے گروہ! تم زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ نقصانات ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کے تین نقصانات یہ ہیں: (۱) زنا، زانی کے چہرے کی خوبصورتی ختم کردیتا ہے (۲) اسے محتاج وفقیر بنادیتا ہے اور (۳) اس کی عمر گھٹا دیتا ہے۔ آخرت کے تین نقصانات یہ ہیں: (۱) زنا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی (۲) بُرے حساب اور (۳) جہنم میں مدّتوں رہنے کا سبب ہے۔ پھر حضور ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ﴾ (المائدة: ۵/۸۰)

ترجمہ از کنزالایمان: کیا ہی بری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب

ہوااور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔

زانی بوقتِ زنا مؤمن نہیں رہتا ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ل

اَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۔(صحیح البخاری ، کتاب المظالم والغصب ، باب النهبی بغیر اذن صاحبه ، برقم : ۲٤۷٥ ، ۳/۱۳٦)

یعنی: زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔(یعنی: ایمان کا نور اس سے زائل ہوجاتا ہے)

زانی سے ایمان نکل جاتا ہے ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ ۔(سنن ابی داود ، کتاب السنة ، باب الدلیل علی زیادة الایمان ، برقم : ٤٦۹۰ ، ٤/۲۲۲)

یعنی: جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہوجاتا ہے، جب وہ اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

زانی اور زانیہ آگ کے عذاب میں ﴾

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شبِ معراج کا جو واقعہ روایت کرتے ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا ، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا ، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا ، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا؟ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ ۔

(صحیح البخاری ، کتاب الجنائز ،باب ما قیل فی اولاد المشرکین ، برقم : ۱۳۸٦ ، ۲/۱۰۰)

یعنی: پس ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ تھا اور نیچے کشادہ تھا، اس میں آگ جل رہی تھی اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ حالت میں تھے جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے نے ان کے متعلق بتایا کہ یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔

زانیہ عورت پر جنت حرام ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب لعان سے متعلق آیت نازل ہوئی تو اس وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ ......الخ

(سنن ابی داود ، کتاب الطلاق ، باب التغلیظ فی الانتفاء ،برقم : ۲۲٦۳ ، ۲/۲۷۹)

یعنی: جو عورت کسی قوم میں اسے داخل کردے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرائے جس سے اس کے یہاں اولاد پیدا ہو) تو اس کے لیے اللہ تعالی کی رحمت کا کوئی حصّہ نہیں ہے اور اللہ تعالی اسے ہرگز جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔

اللہ تعالی کے غضب کا مستحق ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ، وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ ۔

(سنن النسائی ، کتاب الزکاة ، الفقیر المختال ، برقم : ۲٥۷٥ ، ٥/۸٦)

یعنی: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام فرمائیگا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: (۱) بوڑھا زانی (۲) تکبر کرنے والا فقیر (۳) جھوٹ بولنے والا بادشاہ۔

زانی کی شامت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:
اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الزُّنَاةِ ۔

(العوالی لابی الشیخ ،برقم: ٤٢ ، ص: ١٧١)

یعنی: اللہ تعالیٰ زنا کرنے والوں پر شدید غضب فرماتا ہے۔

زانیوں کے چہروں پر آگ کے شعلے حضرت اسماعیل بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:
إِنَّ الزُّنَاةَ يَأْتُونَ تَشْتَعِلُ وُجُوهُهُم نَارًا ۔(جامع المسانيد والسنن ،باب العين ، ٦١٤١ ، ٩٩/٥)

یعنی: بلاشبہ زناکار (بروزِ قیامت) اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہروں پر آگ شعلہ زن ہوگی۔

ساتوں زمین و آسمان کی لعنت حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: إِنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعَ، والأَرَضِينَ السَّبعَ، وَالجِبَالَ لَتَلْعَنُ الشيخَ الزَّانِيَ، وإنَّ فُرُوجَ الزُّنَاةِ لَيُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ نَتَنُ رِيْحِتِهَا ۔(جامع المسانيد والسنن ، حرف الباء ، برقم: ١٠٣٧ ، ٥١٠/١)

یعنی: ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا کا گناہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: مَا تَقُولُونَ فِي الزِّنَا؟ قَالُوا: حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرَةِ نِسْوَةٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ ۔

(مسند امام احمد ، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ ،برقم: ٢٣٨٥٤ ، ٢٧٧/٣٩)

یعنی: تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: وہ حرام ہے اللہ اور رسول نے اسے حرام کیا ہے، وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔

زنا نہ کرو! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ، لَا تَزْنُوا أَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ ۔

(المستدرک ،کتاب الحدود ، برقم: ٨٠٦٢ ، ٣٨٩/٤)

یعنی: اے جوانانِ قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو! زنا نہ کرو! جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گا، پس اس کے لیے جنت ہے۔

جہنمی عورتیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا ۔ (صحيح مسلم ، كتاب اللباس والزينة ، ٣٤۔

باب النساء الکاسیات العاریات ، برقم : ۱۲۵ (۲۱۲۸)۳/۱۶۸۰)

یعنی: دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے اپنے اس زمانے میں نہیں دیکھا ایک وہ قوم جن کے ساتھ گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سربختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے پائی جائے گی۔

اجنبیہ عورت کو چھونے کا گناہ ❁ حضرت مَعْقِل بن یَسَار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ ۔(المعجم الکبیر ، ابو العلاء ، یزید بن عبداللّٰہ ، برقم : ۴۸۶ ، ۲۰/۲۱۱)

یعنی: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت اختیار مت کرو! ❁ یعنی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
إِيَّاكُمْ وَالْخَلْوَةَ بِالنِّسَاءِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَلَا رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا ، وَلَأَنْ يَزْحَمُ رَجُلًا خِنْزِيرٌ مُتَلَطِّخٌ بِطِينٍ أَوْ حَمَأَةٍ ۔ أَيْ طِينٍ أَسْوَدَ مُنْتِنٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزْحَمَ مَنْكِبُهُ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر ، کتاب النکاح ، الکبیرۃ الثانیۃ والابعون ،۲/۴)

یعنی: عورتوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر

ان کے درمیان شیطان داخل ہوجاتا ہے اور مٹی یا سیاہ بدبودار کیچڑ میں لتھڑا ہوا خنزیر کسی شخص سے ٹکرا جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کندھے ایسی عورت سے ٹکرائیں جو اس کے لئے حلال نہیں۔

زنا سے حفاظت کا نبوی نسخہ ❁ منقول ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: جس شے کی طرف نظر کرنا آپ کے لیے حلال نہیں اس کی طرف نظر مت کیجیے گا کیونکہ آدمی کی شرمگاہ اس وقت تک زنا نہیں کرتی جب تک وہ اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتا رہے۔ اگر آپ اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ کسی ایسی عورت کے لباس کو بھی نہ دیکھیں جو آپ کے لیے حلال نہ ہو، تو آپ ایسا ہی کریں۔ اور آپ کو اس کی استطاعت نہیں ہوسکتی مگر اللہ تعالی کے اذن سے۔(الزھر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب و القبائح ایاك و الزنا ، ص ۔ ۳۰)

مآخذ ومراجع

إحیاء علوم الدّین لـلامام أبی حامد محمّد بن محمّد الغزالی الطوسی المتوفی : ٥٠٥ ه ـ ،الناشر :دار المعرفة ، بیروت ـ

أخبار الأخیار للشیخ المحقّق العلّامة المحدّث عبدالحقّ الدّھلوی ، فاروق اکیدمی ،باکستان ـ

بحر الدموع للامام جمال الدّین أبی الفرج عبد الرّحمن بن علی بن محمّد الجوزی المتوفی :٥٩٧ ه ـبتحقیق :جمال محمود مصطفی، الناشر:دارالفجر للتراث، الطبعة الأولی :١٤٢٥ھـ ،٢٠٠٤ـم ـ

بریقة محمودیّة فی شرح طریقة محمّدیّة وشریعة نبویّة فی سیرة أحمدیّة للامام محمّد بن محمّد بن مصطفی بن عثمان، أبی سعید الخادمی الحنفی المتوفی : ١١٥٦ھ ـ الناشر :مطبعة الحلبی ـ

تنبیه الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی للامام أبی اللّیث نصر بن محمّد بن أحمد بن إبراهیم السمرقندی المتوفی : ٣٧٣ھـ بتحقیق : یوسف علی بدیوی ، الناشر :دار ابن كثیر، دمشق -بیروت ، الطبعةالثالثة :١٤٢١ ه ـ ٢٠٠٠ـم ـ

تنبیه المغترین للامام أبی محمد عبد الوهاب بن أحمد بن علی الحَنَفی الشَّعْرانی المتوفی : ٩٧٣ ھـ ، الناشر : دارالبشائر ، بیروت ـ

تذکرة الاولیاء للشیخ فرید الدین العطّار ، مطبوعة انتشارات گنجینه ، تهران ـ

الترغیب والترهیب لإسماعیل بن محمد بن الفضل بن علی القرشی الطلیحی التیمی

الأصبهانی، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة المتوفّی :٥٣٥ھـبتحقیق أیمن بن صالح بن شعبان،الناشر:دار الحدیث ،القاهرة ،الطبعة الأولی:١٤١٤ھـ،١٩٩٣ـم ـ

تفسیر القرآن العظیم لأبی الفداء إسماعیل بن عمر بن كثیر القرشی البصری ثم الدمشقی المتوفی : ٧٧٤ھـ بتحقیق سامی بن محمد سلامة ،الناشر :دار طیبة للنشر والتوزیع الطبعة الثانیة :١٤٢٠ھـ ،١٩٩٩ـم ـ

تلبیس إبلیس للامام جمال الدین أبی الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمّد الجوزی المتوفی: ٥٩٧ھـالناشر :دار الفكر للطباعة والنشر، بیرزت، لبنان الطبعة الأولی:١٤٢١، /٢٠٠١ـ

جامع المسانید والسُّنَن الهادی لأقوم سَنَن لأبی الفداء إسماعیل بن عمر بن كثیر القرشی البصری ثم الدمشقی المتوفی : ٧٧٤ھـ بتحقیق :د عبد الملك بن عبد اللّٰه الدهیش الناشر :دار خضر للطباعة والنشر والتوزیع بیروت ، لبنان ـ

تفسیر القرآن العظیم للامام ابن أبی حاتم أبی محمّد عبد الرحمن بن محمّد بن إدریس بن المنذر التمیمی، الحنظلی، الرازی المتوفی : ٣٢٧ ه ـ بتحقیق :أسعد محمد الطیب ، الناشر :مكتبة نزار مصطفی الباز -المملكة العربیة السعودیة ، الطبعة الثالثة : ١٤١٩ ه ـ

جامع العلوم والحكم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الكلم للامام زین الدین عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی المتوفی : ٧٩٥ ه ـ بتحقیق :الدكتور محمّد الأحمدی أبو النور، الناشر : دار السلام للطباعة والنشر والتوزیع ، الطبعة الثانیة : ١٤٢٤ ه ـ ، ٢٠٠٤ ـ م ـ

الجامع معمر بن راشد :لـلمعمر بن أبی عمرو راشد الأزدی مولاهم، أبو عروة

البصری، نزیل الیمن المتوفّی :١٥٣هـ بتحقیق حبیب الرحمن الأعظمی ،الناشر: المجلس العلمی بباکستان ـ

الجامع للامام أبی محمّد عبد اللّٰہ بن وھب بن مسلم المصری القرشی المتوفی : ١٩٧ ہ ـ بتحقیق:الدکتور رفعت فوزی عبد المطلب -الدکتور علی عبد الباسط مزید،الناشر :دار الوفاء ،الطبعة الأولی : ١٤٢٥ہ ـ ،٢٠٠٥ـم ـ

حاشیة السندی علی سنن ابن ماجه ، کفایة الحاجة فی شرح سنن ابن ماجه للامام محمّد بن عبد الھادی التتوی، أبی الحسن، نور الدین السندی المتوفی : ١١٣٨ہـ ،الناشر :دار الجیل، بیروت ـ

حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء لأبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مھران الأصبھانی المتوفّی :٤٣٠هـ الناشر :السعادة -بجوار محافظة مصر،١٣٩٤ہـ١٩٧٤م ـ

خزائن العرفان علی کنزالإیمان للعلّامة صدر الأفاضل نعیم الدّین مراد آبادی المتوفی ١٣٦٧ہـ، مکتبة المدینة ،کراتشی ـ

ذمّ الھوی للامام جمال الدین أبی الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمّد الجوزی المتوفی : ٥٩٧ ہ ـ بتحقیق :مصطفی عبد الواحد ـ

روض الریاحین ، للامام عبداللّٰہ بن أسعد بن علی بن سلیمان الیمنی المتوفّی : ٧٦٨ ہ ـ ، الناشر : دار الکتب العلمیة ، بیروت ـ

الزّواجر عن اقتراف الکبائر، للإمام شھاب الدّین ،شیخ الإسلام ،أبی العبّاس أحمد بن محمّد بن علی بن حجر الھیتمی السّعدی الأنصاری (ت٩٧٤ ﻫ) دار الفکر، بیروت ،الطّبعة الأولی:١٤٠٧ﻫـ١٩٨٧م ـ

الزھرالفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح للامام شمس الدین أبی الخیر ابن الجزری، محمّد بن محمّد بن یوسف المتوفی : ٨٣٣ :ہ ـ بتحقیق :محمّد عبد القادر عطا ، الناشر:دار الکتب العلمیة ، بیروت ـلبنان ،الطبعة الأولی : ١٤٠٦ ہـ ١٩٨٦ـم

سنن ابن ماجة للامام أبی عبداللّٰہ محمّد بن یزید القزوینی المتوفّی :٢٥٧ہـبتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی، الناشر:دار أحیاء الکتب العربیّة ،بیروت ـ

سنن الترمذی للامام محمّد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحّاك، الترمذی، أبو عیسی المتوفّی :٢٧٩هـ بتحقیق أحمد محمّد شاکر،ومحمّد فؤاد عبد الباقی،وإبراھیم عطوة عوض المدرس فی الأزھر الشریف ،الناشر :شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی ،مصر،الطبعة الثانیة:١٣٩٥هـ ١٩٧٥م ـ

سنن النسائی لأبی عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی المتوفی :٣٠٣ـ بتحقیق عبد الفتّاح أبو غدة ،الناشر :مکتب المطبوعات الإسلامیة - حلب ،الطبعة الثانیة:١٩٨٦ـ١٤٠٦ـ

سنن أبی داود لأبی داؤد سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شدّاد بن عمرو الأزدی السِّجِسْتانی المتوفّی:٢٧٥هـ بتحقیق محمّد محیی الدین عبد الحمید،الناشر :المکتبة العصریة، صیدا -بیروت ـ

شعب الإیمان لأحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیھقی المتوفی :٤٥٨ہـبتحقیق الدکتور عبد العلیّ عبد الحمید حامد ،الناشر : مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیة ببومبای بالھند ،الطبعة الأولی :١٤٢٣ہـ٢٠٠٣ـم ـ

صحیح البخاری للأمام ابی عبداللّٰہ محمّد بن اسماعیل بن ابراھیم البخاری المتوفّی ٢٥٦ھ، بتحقیق :محمّد زھیر بن ناصر النّاصر ،الناشر:دارطوق النّجاۃ،الطبعة الأولیٰ ١٤٢٢ھ۔

صحیح مسلم للأمام أبی الحسین مسلم بن الحجّاج القشیری النّیسابوری المتوفّی:٢٦١ھ۔،بتحقیق محمّد فؤاد عبدالباقی ، الناشر :دار أحیاء التّراث العربیّ ، بیروت ۔

العوالی للأمام أبی محمّد عبد اللّٰہ بن محمّد بن جعفر بن حیّان الأنصاری المعروف بأبِی الشیخ الأصبھانی المتوفی: ٣٦٩ھ۔ بتحقیق :مسعد السعدنی ، الناشر :دار الکتب العلمیة، الطبعة الأولی :١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م ۔

الفتح الکبیر فی ضمّ الزیادۃ إلی الجامع الصّغیر للامام عبد الرّحمن بن أبی بکر جلال الدین السیوطی المتوفی : ٩١١ ھ ۔ بتحقیق : الامام یوسف النبھانی الناشر : دار الفکر ، بیروت / لبنان ، الطبعة الأولی : ١٤٢٣ ھ ۔ ،٢٠٠٣ م ۔

فتوحات الوھّاب بتوضیح شرح منھج الطلّاب المعروف بحاشیة الجمل للامام سلیمان بن عمر بن منصور العجیلی الأزھری، المعروف بالجمل المتوفی : ١٢٠٤ ھ ۔ ،الناشر :دار الفکر ۔

فیض القدیر شرح الجامع الصغیرلزین الدّین محمّد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدّادی ثم المناوی القاھری المتوفّی:١٠٣١ھ۔بتحقیق احمد عبدالسّلام ،الناشر:دارالکتب العلمیّة ،بیروت ،الطبعة:١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م۔

کنز الإیمان فی ترجمة القرآن، للإمام أحمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی

(ت١٣٤٠ھ۔ ١٩٢١م)، مکتبة المدینة،کراتشی ،باکستان

کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال للأمام علاء الدّین علی بن حسّام الدّین ابن قاضی خان القادری الشّاذلی الھندی البرھانفوری ثمّ المدنی فالمکّیّ الشھیر بالمتّقی الھندی المتوفّی:٩٧٥ھ۔بتحقیق : بکری حیانی ،صفوۃ السقا ، الناشر:مؤسسة الرسالة ،الطبعة الخامسة:١٤٠١ھ۔،١٩٨١م

مکارم الأخلاق ومعالیھا ومحمود طرائقھا للامام ابی بکر محمّد بن جعفر بن محمّد بن سھل بن شاکر الخرائطی السامری المتوفی :٣٢٧ھ ۔ بتقدیم وتحقیق: أیمن عبد الجابر البحیری ،الناشر :دار الآفاق العربیة، القاھرۃ ،الطبعة الأولی، ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٩م۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ، للعلّامة علیّ بن سلطان بن محمّد القاری الحنفی (ت١٠١٤ھ) المکتبة الرّشیدیّة ،بشاور ،باکستان

مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، لحکیم الأمّة المفتی أحمد یار خان النّعیمی (ت١٣٩١ھ) المکتبة الإسلامیّة ،لاھور، باکستان ۔

المستدرك علی الصّحیحین، للإمام أبی عبد اللّٰہ الحاکم محمّد بن عبد اللّٰہ بن محمّد بن حمدویه بن نُعیم بن الحکم الضبی الطھمانی النّیسابوری المعروف بابن البیع (ت٤٠٥ھ) بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا،دار الکتب العلمیّة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤١١ھ۔ ١٩٩٠م ۔

المصنّف فی الأحادیث والآثار،لأبی بکر بن أبی شیبة، عبد اللّٰہ بن محمّد بن إبراھیم بن عثمان بن خواستی العبسی المتوفّی :٢٣٥ھ۔بتحقیق کمال یوسف الحوت ،الناشر:مکتبة الرشد ،الرّیاض،الطّبعة الأولی:١٤٠٩ھ ۔

المجالسة وجواهر العلم لأبی بكر أحمد بن مروان الدّينوری المالكی المتوفی:٣٣٣هـ بتحقيق أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، الناشر:جمعية التربية الإسلامية (البحرين -أم الحصم)، دار ابن حزم (بيروت -لبنان) تاريخ النشر:١٤١٩ه۔

مسند الإمام أحمد بن حنبل لأبی عبد اللّٰه أحمد بن محمّد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانی المتوفّی :٢٤١ه۔بتحقيق شعيب الأرنؤوط،عادل مرشد، وآخرون،الناشر :مؤسسة الرسالة ،الطّبعةالأولی :١٤٢١ه۔ ٢٠٠١م ۔

المصنّف:لأبی بكر عبد الرّزّاق بن همّام بن نافع الحميری اليمانی الصنعانی المتوفّی:٢١١هـ بتحقيق حبيب الرّحمن الأعظمی الناشر :المكتب الإسلامی - بيروت الطبعة :الثانية،١٤٠٣۔

المعجم الكبيرلسليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمی الشامی أبی القاسم الطبرانی المتوفّی ٣٦٠ه۔بتحقيق حمدی بن عبد المجيد ،دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة ۔

نوادر الأصول فی أحاديث الرسولﷺ للامام محمّد بن علی بن الحسن بن بشر، أبی عبد اللّٰه الحكيم الترمذی المتوفی:نحو ٣٢٠ ه ۔ بتحقيق:عبد الرحمن عميرة ،الناشر :دار الجيل ،بيروت ۔

وسائل الوصول إلی شمائل الرسولﷺ للامام يوسف بن إسماعيل بن يوسف النَّبْهَانی المتوفی :١٣٥٠ ه ۔ الناشر :دار المنهاج -جدة ، الطبعة الثانية :١٤٢٥ ه ۔